ترمیم شدہ

محافلِ میلاد میں شانِ حبیب کے متعلق کیے جانے والے بیانات کا ماخذ اور ہر عالم وخطیب کے لیے اہم کتاب بنام

ضِیَاءُ الدِّیۡنِ الۡمَتِیۡنِ فِیۡ تَسۡهِیۡلِ تَجَلِّی الۡیَقِیۡنِ



المعروف

مقامِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں آپ پڑھے گے کہ۔۔۔

قرآن سے شانِ مصطفی کا بیان

شانِ مصطفی بزبانِ حبیبِ خدا

شانِ مصطفی بزبانِ انبیاء کرام



مصنف: الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

تسہیل: مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری



مکتبہ ضیاء اہلسنت

محافلِ میلاد میں شانِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کیے جانے والے بیانات کا ماخذ اور

ہر عالم وخطیب کے لیے اہم کتاب

بنام

ضِیاءُ الدِّینِ المَتِینِ فِی تَسهِیلِ تَجَلِّی الیَقِینِ

المعروف

مَقامِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس میں آپ پڑھے گے کہ۔۔۔

قرآن سے شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بزبانِ حبیبِ خدا

شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بزبانِ انبیاء کرام

مصنف: الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

تسہیل: ابوالحسن مولانا محمد قاسم ضیاء القادری

مَکتَبۂ قادِرِیّہ

نام کتاب ـــــــــ ضِيَاءُ الدِّينِ الْمَتِيْنِ فِي تَسْهِيْلِ تَجَلِّي الْيَقِيْنِ

(المعروف)

مَقامِ حبیب ﷺ

مؤلف ـــــــــ مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

تعداد صفحات ـــــــــ ۱۹۰

باراوّل ـــــــــ رجب ۱۴۳۸ھ اپریل ۲۰۱۷ء

باہتمام ـــــــــ محمد صدیق رضا قادری

ناشر ـــــــــ مکتبہ ضیاء اہلسنت

قیمت ـــــــــ 190

لیگل اڈوائزر غلام مصطفیٰ (ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

مکتبہ ضیاء اہلسنت

ہنجر وال ملتان روڈ لاہور

(ملنے کے پتے)

مکتبہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد — مکتبہ والضحیٰ اُردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد — مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد — مکتبہ زاویہ پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

مکتبہ ضیاء اہلسنت

فہرست



نعت شریف

کرم کا یہ سوالی ہے

مجھے در پر بلاو تم کرم کا یہ سوالی ہے

مِری بگڑی بناو تم کرم کا یہ سوالی ہے

کرم کی بجلیاں کڑکیں رحم بارشیں برسیں

سماج کا ہوا پیدا وہ ساعت آنے والی ہے

تری صورت پہ نازل والضحیٰ کی آیتیں آقا

سراپا حُسن ہے صورت تری سیرت نرالی ہے

ترے خُدّامِ اعلیٰ کا میں اک ادنیٰ سگِ در ہوں

ترے خُدّام اعلیٰ ہیں تری سرکار عالی ہے

مبارک اہلسنت کو جو کہتے ہیں تجھے والی

قسم رب کی تو والی ہے ترا اللہ والی ہے

کھڑا ہوں پورے قد سے یہ ترے در کا سہارا ہے

اشارے نے ترے آئی بلا مجھ سے ہٹالی ہے

ولی ہو یا فرشتہ ہو ترے در کا طفیلی ہے

تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

فقیرو دوڑ کر آؤ پھیلا کر جھولیاں اپنی

کھلا ہے دامنِ رحمت سخاوت بے مثالی ہے

نہ گھبرا حشر سے نا وحشتِ پل سے دلِ مضطر

ذرا کر یاد خوش ہو کر کہ تیرا کون والی ہے

نزع کے وقت آئیں گے ترے سر پر رسول اللہ

قضاء ایسی پہ جاں قرباں قضائے بے مثالی ہے

ضیاء کے واسطے در سارے بند ہیں بس سوا تیرے

نہ مجھ سا بے نوا کوئی نہ تجھ سا کوئی والی ہے

بحر ہزج مثمن پر نعت: ازقلم قاسم ضیاء قادری

بطرزِ۔ بہارِ جاں فزا تم ہو نسیم گلستاں تم ہو



اس کتاب کی خصوصیات

یہ رسالہ ضِیَاءُ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے مشہور رسالے تَجَلِّیُ الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ کی تسہیل ہے۔ یہ تسہیل درج ذیل خصوصیات رکھتی ہے۔

[1] پورے رسالے میں کسی عربی و فارسی عبارت کے اعراب نہ تھے۔ اس رسالے سے طلبہ کے ساتھ ساتھ علماء کرام کے لیے کَمَا حَقُّہٗ استفادہ کرنا مشکل امر تھا لہٰذا تمام عبارات کو اعراب سے مزین کر دیا گیا۔

[2] رسالہ مبارکہ میں مشکل اور قدیم اردو استعمال کی گئی تھی اور مقفی عبارات نے اس کی پیچیدگی میں اور اضافہ کر دیا جس کی وجہ سے ایک عام سا قاری اس سے فیضیاب نہیں ہو رہا تھا۔ بہت سی جگہوں پر مقفی عبارات حسن تحریر میں اضافہ کر رہی تھیں لہذا ان کو ویسے ہی قائم رکھا بریکٹ میں ترجمہ کر کے وضاحت کر دی اور بعض جگہوں پر مشکل عبارات کا سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا گیا۔

[3] عربی عبارت میں غلطیوں کو بھی دور کر دیا گیا جو کاتب کی غلطی کی وجہ سے چھپتی چلی آ رہی تھیں۔ مثلاً الامم کی جگہ الام اور العھد کی الھعد اور لا افضح کی لا فضع وغیرھا لکھا ہوا تھا۔

[4] قرآنی آیات کے ترجمے میں تقریباً ہر جگہ ترجمہ کنزالایمان کا التزام کر دیا گیا۔

[5] رسالے کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے مضمون کے خلاصہ پر مشتمل ہیڈنگ کا اضافہ کیا گیا۔

[6] رسالے کی خوبصورتی کو بڑھانے کے لیے مختلف رنگوں کا استعمال کیا گیا۔

[7] بعض جگہوں پر جہاں ایک ہی قسم کی روایات کی تکرار تھی وہاں تھوڑی بہت تلخیص سے بھی کام لیا گیا تاکہ قاری بورنگ کا شکار نہ ہو اور اسے مکمل پڑھے بغیر نہ چھوڑ دے اور بھی بہت کچھ اس رسالہ مبارکہ کی افادیت کو بڑھانے والا مواد آپ پائیں گے۔

[8] اس رسالہ کی تسہیل کا نام ضِیَاءُ الدِّیْنِ الْمَتِیْن رکھا گیا۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ حروف ابجد کے اعتبار سے اس کے حروف ابجد 1438 بنتے ہے۔ جو اُس سنِ ہجری کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں یہ لکھی گئی۔

[9] اس رسالہ میں آپ پڑھیں گے:

- قرآن سے شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان
- بہت سی احادیث سے شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار

- شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ انبیاء کرام علیہم السلام شان محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہ
- دیگر آسمانی کتب میں عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

[10] اگر آپ اصل نسخہ سے استفادہ کر سکتے ہیں تو اصل، ورنہ کم از کم اس رسالہ کی اسی تسہیل کو پڑھنے کی نیت سے گھر میں لائیں گے تو گھر سے بیماریاں رخصت ہوں گی اور شفاؤں کی بہار آجائے گی اور اگر آپ خود بیمار ہیں تو شفاء کی نیت سے اس رسالہ کو مکمل پڑھیں آپ ضرور اللہ عزوجل کی رحمت سے شفاء یاب ہوں گے۔

[11] جس گھر میں یہ رسالہ مبارکہ مکمل پڑھا جائے گا وہ گھر آسیب و جنات کے اثر سے ان شاء اللہ محفوظ ہو جائے گا۔

علماء کرام سے التماس ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی غلطی پائیں تو ضرور میری اصلاح فرمائیں کہ اس کی وجہ ضرور میری ہی کوتاہ فہمی اور ناقص العقلی ہو گی۔آپ کی اصلاح سے حوصلہ افزائی بھی ہو گی اور امتِ مسلمہ پر احسان بھی ہو گا۔

بقلم: ابوالحسن مولانا محمد قاسم ضیاء القادری



تعارف مصنف

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا تعارف امیر اہلسنت کے رسالے تذکرہ امام احمد رضا ہی سے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

وِلادت باسعادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ولادت باسعادت انڈیا میں بریلی شریف کے مَحلّہ جَسولی میں ۱۰ شوّال المکرّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلمختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔(۱)

آپ کا نامِ مبارَک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

بچپن کی ایک حکایت

حضرتِ جناب سیّد ایوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحب قرآنِ مجید

---

(۱) (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص ۵۸، مکتبۃ المدینہ)

پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے۔ مگر آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلتا تھا۔ وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھی حضور کو اپنے پاس بلایا اور کلام پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب نے غلطی سے زَیر کی جگہ زَبَر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ عرض کی میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ اِس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بارہا پیش آئے تو ایک مرتبہ تنہائی میں مولوی صاحب نے پوچھا، صاحبزادے! سچ سچ بتا دو میں کسی سے کہوں گا نہیں، تم انسان ہو یا جن؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہے۔(۱)

بچپن ہی سے نہایت نیک طبیعت واقع ہوئے تھے۔



پہلا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ

(۱)(حیات اعلی حضرت، ج ۱، ص ۶۸، مکتبة المدینه)

چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المتکلِّمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔(۱)

حیرت انگیز قُوتِ حافظہ

حضرت ابو حامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لیے جُزئیاتِ فِقہ کی تلاشی میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ ''رَدُّ المُحتار'' جلد فُلاں کے فُلاں صَفحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیّہ موجود ہے۔ ''دُرِّ مُختار'' کے فُلاں صَفحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ ''عالمگیری'' میں بقید جلد و صَفحہ وَ سَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہِندیہ میں خَیریہ میں ''مَبْسُوط'' میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اَصل عبارت مع صَفحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفحہ وسَطر و عبارت پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زِیادہ سے زِیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قوّتِ حافِظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔(۲)

---

(۱) (حیات اعلی حضرت، ج ۱، ص ۲۷۹، مکتبۃ المدینہ)

(۲) (حیاتِ اعلی حضرت، ج ۱، ص ۲۱۰، مکتبۃ المدینہ)

صرف ایک ماہ میں حفظِ قرآن

حضرتِ جناب سیِّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایوّب علی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دَور شُروع کردیا جس کا وَقت غالِباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔(۱)

عِشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نُمونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام (حدائقِ بخشش شریف) اس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائی قلب سے نِکلا ہوا ہر مِصرَعہ آپ کی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے پایاں عقیدت ومَحبّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ

(۱) (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص ۲۰۸، مکتبۃ المدینہ)

تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِطاعت وغلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

بیداری میں دیدارِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آرزو لیے روضہ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطلَع میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مَقْطَع میں مذکورہ واقِعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ ؎

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں



تصانیف

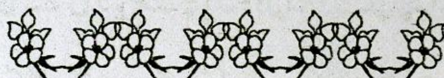
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس! کہ سب کو نَقل نہ کیا جاسکا، جو نَقل کرلیے گئے تھے ان کا نام "العطایا النبّویة فی الفتاوی الرضویة" رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ (جدید) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847اور کل رسائل: 206 ہیں۔(۱)

ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ قرآن وحدیث، فِقہُ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وُسعَتِ نظری کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کے مُطالعے سے ہی ہوسکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند دیگر کُتُب کے نام درج ذیل ہیں: ''سبحٰنُ السُّبُّوح عَن عیبِ کِذب مَقبُوح'' سچے خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھنے والوں کے رد میں یہ رسالہ تحریر فرمایا، جس نے مخالفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے۔ ''نُزُولِ آیاتِ فُرقان بسُکونِ زمین وآسمان'' اس کتاب میں آپ نے قرآنی آیات سے

---

(۱) (فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ص ۱۰، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

یہ رسالہ تحریر فرمایا، جس نے مخالفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے۔ ''نُزُوْلِ آیاتِ فُرقان بسکونِ زمین و آسمان'' اس کتاب میں آپ نے قرآنی آیات سے زمین کو ساکن ثابت کیا ہے۔ سائنسدانوں کے اس نظریے کا کہ زمین گردش کرتی ہے رَدّ فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتابیں تحریر فرمائیں: المُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد، تَجَلِّیُّ الْیقین، اَلْکَوکَبَۃُ الشِّھابِیۃ، سِلّ السُّیُوف الہِندیۃ، حیاۃُ الموات وغیرہ۔



حالاتِ استادِ گرامی

ابتدائی حالات

مصنفِ کتب کثیرہ حضرت مولانا الحاج مفتی ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری ۱۴۱۲ میں مطابق پانچ جنوری 1991 میں لاہور کے ایک شہر مانگا منڈی میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والدِ ماجد ایک غریب اور مزدور اور نہایت ہی شریف مزاج ،نمازوں کے پابند اور جن کا نام عبدالمجید اور تعلق راجپوت خاندان سے ہے موصوف ہندستان کے ضلع ریاست پٹیالہ گاوں ہوڈلہ میں پیدا ہوئے۔ ہندستان میں غیر مسلموں کے ظلم وستم سے تنگ آکر ملک پاکستان میں ہجرت کی۔ موصوف پاکستان کے شہر لاہور کے ضلع مانگا منڈی قلعہ تڑڑے میں رہائش پذیر ہوئے۔

اِبتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مسجد المدنی قلعہ تڑڑے میں قاری صاحب سے حاصل کی، جس میں آپ نے کم (TIME PERIOD) میں قرآن پاک پڑھا اور دنیاوی تعلیم (SCHOOLING EDUCATION) مانگا مڈل

سکول اور مانگا ہائی سکول سے حاصل کی، آپ ہر سال ٹاپ (TOP) کرتے اور اپنے اساتذہ اور والدین کا نام روشن کرتے اور تمام اساتذہ آپ پر فخر کرتے اور انعام واکرام سے بھی نوازتے۔ آپ نے میٹرک میں 30 سال کا ریکارڈ توڑ کر اپنے اساتذہ اور والدین کا نام روشن کیا آپ اپنی تعلیم کے اخراجات (EXPENSIVE) اپنے والدین سے نہ لیتے تھے بلکہ پارٹ ٹائم (PART TIME) کام کاج کر کے اپنے خود اخراجات (EXPENSIVE) اٹھاتے۔ آپ کو فقہی مسائل سے شغف تھا، آپ نے سکول کی تعلیم کے دوران محدث اعظم پاکستان کے شاگرد مولانا مقبول حسین علیہ الرحمہ سے ترجمہ القرآن پڑھا اور چھے (6) سال کا عرصہ ان کے ساتھ گزارا۔



اعلیٰ تعلیم

آپ میٹرک کے بعد علم دین کے حصول کے لیے واہ کینٹ چلے گئے۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (scholar course) میں داخلہ (Admission) لیا۔ آپ نے آٹھ (8) سالہ درس نظامی کورس کو چھے (6) سال میں ہی کرلیا۔ درجہ اولی اور درجہ ثانیہ ایک سال میں اچھے نمبر (marks) حاصل کر کے پاس کیا۔

درس نظامی کے علوم میں سے حضرت کو صرف ونحو اور فقہ واصول فقہ سے

کافی دلچسپی تھی ۔اسی لیے آپ نے سب سے پہلی کتاب فقہ کے موضوع پر ہی لکھی۔ واہ کینٹ میں اساتذہ کرام نے آپ کے شوقِ علم دین کو دیکھ کر پورا لائبریری روم آپ کے سپرد کر رکھا تھا۔کلاس ٹائم کے بعد آپ اکثر وقت اسی روم میں مطالعہ میں مصروف پائے جاتے۔ذاتی مطالعہ کا ایک ہدف مقرر کر رکھا تھا۔ آپ فرماتے ہیں جب تک روز کا وہ ہدف پورا نہ ہوجاتا تو اچھی طرح کھانا بھی نہ کھایا جاتا۔

پھر آپ درجہ ثالثہ کے بعد واہ کینٹ سے فیصل آباد تشریف لے آئے۔آپ نے دورِ طالبِ علمی میں جو کتابیں تصنیف کی ان کتب کو بہت جلد کامیابی حاصل ہوئی۔

دوران درسِ نظامی ہی فقہ کی بڑی بڑی کتابیں پڑھ چکے تھے۔جن میں بہارشریعت وفتاوی رضویہ جیسی کتب بھی شامل تھیں۔آپ کے شیخ طریقت امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی آپ کو صاحب کثیر المطالعہ کے لقب سے یادفرماتے۔

ایک مرتبہ مدنی مذاکرے کے دوران امیر اہلسنت فرمانے لگے کہ آگے بیٹھی ہوئی مدنی شخصیات سے سوال ہوگا۔آپ نے سوال فرمایا تو کچھ مدنی علماء نے جوابات دیئے مگر وہ جواب غلط تھے۔جب امیر اہلسنت نے انگلی سے اشارہ کرتے

ہوئے استادِ گرامی کو دیکھا اور ساتھ ہی فرمایا کہ قاسم ضرور اس کا جواب دیدے گا۔آپ کے اٹھنے سے قبل ہی کسی اور نے جواب دے دیا۔

اسی طرح ہی ایک مدنی مذاکرے کے دوران امیر اہلسنت نے آپ سے سوال فرمایا آپ نے فوراً اس کا جواب دے دیا جو کہ صحیح تھا تو امیر اہلسنت اس قدر خوش ہوئے کہ سو روپے کا نوٹ بطورِ تحفہ عطا فرمایا۔

جب مرکز کو انگلش ٹیچر کی ضرورت محسوس ہوئی تو دورہ حدیث کے طالب علموں کو انگلش کورسز کروانے کے لئے ٹیسٹ کے ذریعے سلیکشن (Selection) کی گئی جن میں پانچ طلبا کی سلیکشن (Selection) ہوئی جن میں آپ نے نمایاں کارکردگی دیکھائی ۔پھر آپ نے دورہ حدیث انگلش میں کیا۔ دورہ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی ترقی اور دین وسنیت کی خدمت کیلئے سری لنکا چلے گئے۔



سری لنکا کا سفر

سری لنکا میں تقریباً تین ماہ قیام فرمایا جس میں تقریباً مکمل سری لنکا کا دورہ فرمایا جگہ جگہ شافعی مذہب کے علماء و مشائخ سے فقہی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ استادِ گرامی فرماتے ہیں کہ سری لنکا پر بدھ مت کی حکومت ہے لہذا اہم گلیوں

اور بازاروں میں جگہ جگہ نصب بتوں کے سامنے باآوازِ بلند کلمہ شہادت پڑھتے۔کولمبو میں ایک مشہور تابعی بزرگ کا دربارِ پاک ہے جو درگاہِ قطبِ سیلون کے نام سے جانا جاتا ہے۔کولمبو میں قیام کے دوران درگاہ پاک پر تقریباً روزانہ حاضری کا معمول ہوتا۔

فیصل آباد میں تدریس

سری لنکا سے واپسی پر فیصل آباد میں جامعہ قباء کے اندر درس نظامی کے فنون کی تدریس کی ذمہ داری سنبھال لی۔وہاں تقریبا ایک سال پڑھایا اور پھر انگلینڈ میں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعہ میں تدریس کی خاطر انگلینڈ چلے گئے۔وہاں بڑھی بڑھی کتابیں پڑھانے کا موقع ملا اور اولی سے لے کر موقوف علیہ تک کتابیں پڑھائیں تاحال وہیں تدریس فرمارہے ہیں۔

شوقِ تصنیف

استادِ گرامی کی طبیعت تصنیف کی طرف کافی مائل تھی ۔ہمیں پڑھاتے وقت بھی تصنیف کا شوق دلاتے رہتے۔اور فرمایا کرتے تھے کہ تحریر کو بقاء ہے۔مرنے کے بعد بھی تحریر زندہ رہ کر دین وسنیت کو فائدہ دیتی رہتی ہے۔آپ نے دورانِ تعلیم ہی تصنیف کا کام شروع کردیا تھا۔آپ کی چار کتابیں دورانِ تعلیم ہی چھپ گئیں۔

جو درج ذیل ہیں

[1]: تلخیص فتاوی فیضِ رسول وفقیہِ ملت

[2]: کشف الصدور فی معجزات الرسول المعروف بنام معجزاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[3]: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

[4]: الصلوۃ والسلام کے صیغوں کا کتب سے ثبوت

مزید تین کتابیں زیرِ طبع ہیں۔

[1]: شرح ہدایہ بنام ضیاء الروایہ فی شرح الھدایہ۔

اس میں ہر فقہی مسئلہ پر حدیث صحیح اور آیمہ احناف میں موجود مختلف فیہ مسائل میں موجودہ دور میں جس قول پر فتوی ہے اس کی تصریح کی گئی ہے اور ابھی تک غیر مقلدین کے ہدایہ اور فقہ حنفی پر جس قدر اعتراضات تھے سب کے احادیث کے ذریعے جوابات دیئے گئے۔ یہ استادِ گرامی کا احناف پر احسانِ عظیم ہے۔

[2]: آیاتِ قرآنیہ کے اسباب۔

[3]: تسہیل تجلی الیقین



افتاء کی مصروفیات

انگلینڈ میں نو پید مسائل کے حل کے لیے کئی علماء کرام جدوجہد کر رہے ہیں۔علماء کرام کے کہنے اور خصوصا مولانا ابرار شفیع یمنی مدظلہ العالی کے بار بار اصرار پر استادِ گرامی نے حضرت مولانا شمس الھدی مصباحی مدظلہ العالی کے زیرِ نگرانی سوالوں کے جوابات لکھنا شروع کر دیئے اور کئی جدید مسائل کو حل فرمایا۔ابھی تک وہیں یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

محمد صدیق رضا قادری

جامعۃ المدینہ، لاہور



ضیاء الدین المتین فی تسہیل تجلی الیقین

اس رسالے کی ابتدا ایک سوال سے ہوئی ۔اعلی حضرت علیہ الرحمۃ سے

سوال ہوا کہ:

سوال: یہاں کے وہابیہ نے ایک نئے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ افضل المرسلین [رسولوں سے افضل] نہیں۔ بہت کہا گیا کہ مسئلہ واضح ہے، مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے، مگر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی، قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی ،لہذا مسئلہ حاضر خدمتِ والا ہے، امید ہے کہ بہ ثبوت آیات واحادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں گے۔

حمد ونعت پر مشتمل ایک طویل خطبے کے بعد اعلی حضرت ارشاد فرماتے ہیں ۔

الجواب: حضور پرنور سید عالم ﷺ کا تمام رسولوں سے افضل اور ان تمام کا سردار ہونا قطعی ایمانی، یقینی ، اذعانی ، اجماعی ، ایقانی مسئلہ ہے جس میں صرف گمراہ و بددین اور شیطان کا پیروکار [Follwer] ہی اختلاف کرے گا۔کلمہ پڑھ کر اس میں شک کرنا عجیب ہے، آج نہ کھلا تو کل قریب ہے، جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دولھا

حضور کو بنائیں گے، انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے نیاز مند ہوں گے، موافق ومخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انہیں کی جانب بلند ہوں گے، انہیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، انہیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا، جو آج بیاں ہے کل عیاں [روشن] ہے۔ اس دن جو مومن ہیں نور بارعشرتوں [خوشیوں] سے شادیاں رچائیں گے اور جو منکر ہیں بڑی حسرتوں سے ہاتھ چبائیں گے۔

گروہِ مُعْتَزِلَہ [گمراہ فرقہ] وہ ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں مگر وہ بھی حضور سید المرسلین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی آلِهٖ اَجْمَعِیْنَ کو اس حکم سے مُسْتَثْنٰی جانتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی حضور پُرنُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی آلِهٖ اَجْمَعِیْنَ انبیاء ومرسلین اور تمام فرشتوں اور تمام مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ وبلند وبالا ہیں۔

کلماتِ علمائے کرام میں اس کی تصریح اور فقیر کے رسالہ اِجْلَالُ جِبْرِیلِ بِجَعْلِهٖ خَادِمًا لِلْمَحْبُوبِ الْجَمِیلِ میں تحقیق اور وضاحت موجود۔ مُعْتَزِلَہ میں سے زمخشری تو وہ دل کا احمق، اپنی نفسانی خواہش کا پیروکار، اپنے مذہب سے جاہل اور گمراہی میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کے مشرب

کا پتا نہیں جیسا کہ اہل تحقیق نے فرمایا۔

فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر دلیل مانگنے نے بہت تعجب میں ڈالا اور وہاں ساتھ ہی طرزِ سوال کو دیکھ کر یہ شکر بھی کیا کہ الحمدللہ سوال کرنے والے کا عقیدہ صحیح ہے، صرف دل کے اطمینان کے لیے توضیح کی خواہش ہے، مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی۔ سبحان اللہ مسئلہ واضح اور روشن، دلیلیں وافر[دلائل بہت] اور بے شمار آیتوں اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ پھر سائل علم والا ہوتو تو دلائل پر اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت اور جاہل بے علم ہوتو اپنے نہ پانے کی بیجا شکایت۔

فقیر[اعلیٰ حضرت] نے حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی افضلیت میں دلائلِ قرآن وحدیث سے جو اکثر اللہ کے کرم سے فقیر نے خود نکالے ہیں۔ نوے ۹۰ جز کے قریب ایک کتاب بنام مُنْتَهَى التَّفْصِيلِ لِمَبْحَثِ التَّفْضِيلِ لکھی جس طویل ہونے کی وجہ سے مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین میں اس کی تلخیص کی، پھر کہاں وہ [تفصیلِ شیخین] بحث متناہی [Limited] اور کہاں یہ بحر جس کا کنارہ ہی نہیں، اللہ اللہ. اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۔ اور اگر زمین

میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ [لقمان: ۲۷]

بلا مبالغہ توفیقِ باری تعالیٰ سے اس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہوسکتی ہے، مگر بقدرِ حاجت مومن کے دل کی تسکین کی خاطر اور منکر بد باطن کو پریشان کرنے اور رُلانے کے لیے صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار کروں گا اور میں اس رسالہ کو تاریخ کے لحاظ سے **تَجَلِّیُ الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ** سے ملقب کرتا ہے۔

یہ درج ذیل ابواب پر مشتمل:

بابِ اول: میں آیات جلیلہ۔

بابِ دوم: میں احادیث جمیلہ۔

یہ باب نور افگن چار تابشوں سے روشن:

تابش اول: چند وحی ربانی علاوہ آیاتِ قرآنی۔

تابش دوم: ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین۔

تابش سوم: محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص۔

تابش چہارم: صحابہ کرام کے آثار رائقہ، اقوال علمائے کتب سابقہ، غیبی خوشخبریاں اور سچے خواب۔

ان کے سوا اقوال علماء پر توجہ نہ کی کیونکہ پھر رسالہ مختصر کی بجائے طویل ہوجاتا۔ جسے تفصیل درکار ہوتو وہ

فقیر کے رسائل ''سلطنۃ المصطفیٰ فِی مَلَکُوتِ کُلِّ الوَرٰی'' و ''قمر التمام لنفی الظل عن سید الانام'' ''واِجْلَالُ جِبْرِیلِ بِجَعْلِهٖ خَادِمًا لِلْمَحْبُوبِ الجَمِیلِ'' کی طرف رجوع کرے۔

آیت [1]: باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں جو اعتنائے تام، شان واہتمام منظور ہوا تو اسی اعتنائے تام واہتمام سے رسالت محمدیہ پر اقرار و میثاق لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۔

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا

کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (۱)

امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ:

لَمْ یَبْعَثِ اللہُ نَبِیًّا مِنْ اٰدَمَ فَمَنْ بَعْدَہٗ اِلَّا اُخِذَ عَلَیْهِ الْعَھْدُ فِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لَئِنْ بُعِثَ وَھُوَ حَیٌّ لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَیَنْصُرَنَّهٗ وَیَاْخُذُ الْعَھْدَ بِذٰلِكَ عَلٰی قَوْمِهٖ:

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے ان سب سے ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہو تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہوا، اس کو ابن جریر اور ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا۔ (۲)

---

(۱) [آل عمران: ۸۳]

(۲) (جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت آیۃ ۸۱/۳ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۸۷/۳)

اللہ تعالیٰ کے اِس وعدہ کے مطابق ہمیشہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والثناء حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِمْ وَعَلٰی آلِہٖ اَجْمَعِیْنَ کے اوصافِ کریمہ کو بیان کرنے میں اپنی زبان تر رکھتے اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل کو حضور کی یاد سے زینت دیتے ، اور اپنی امتوں سے حضور پُرنُور پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد لیتے یہاں تک کہ تمام رسل وانبیاء میں سب سے آخری رسول کنواری بتول کے ستھرے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی بشارت وخوشخبری سنائی اور فرمایا۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ اس رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(۱)

اور جب سب ستارے روشن مہ پارے یعنی انبیاء کرام پردہ غیب میں گئے۔آفتابِ عالم ہمارے پیارے نبی مکرم ﷺ نے ہزاروں جلووں وعظمتوں کے ساتھ طلوع فرمایا۔

علامہ ابن عساکر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے بارے میں آدم اور ان کے بعد سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پیشگوئی فرماتا رہا:

---

(۱) [سورۃ الصفت:٦]

وَلَمْ تَزَلِ الْاُمَمُ تَتَبَاشَرُبِهٖ وَتَسْتَفْتِحُ بِهٖ حَتّٰى اَخْرَجَهُ اللهُ فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ وَفِيْ خَيْرِ قَرْنٍ وَفِيْ خَيْرِ اَصْحَابٍ وَفِيْ خَيْرِ بَلَدٍ۔

اور ہمیشہ سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے دشمنوں پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہترین امم وبہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین شہر میں ظاہر فرمایا۔(۱)

اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے:

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے، پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔(۲)

---

(۱) (الخصائص الکبریٰ باب خصوصیت باخذ المیثاق الخ مرکز اھلسنت گجرات ھند ۱/۸ و ۹)

(۲) [البقرۃ:۸۹]

علماء فرماتے ہیں: جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اُنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِيْ نَجِدُ صِفَتَهٗ فِي التَّوْرٰةِ۔

الٰہی! ہماری ان پر مدد فرما نبی آخر الزمان کے صدقے جن کی نعت ہم تورات میں پاتے ہیں۔(۱)

اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔ یہ اُسی عہدِ الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ مُوْسٰى كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهٗ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِيْ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی۔

اس کو امام احمد، امام دارمی اور امام بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(۲)

---

(۱) [الدر المنثور تحت الآیۃ ۸۹/۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۶/۱]

(۲) (مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۸۷/۳)
(دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸)

اور یہی باعث ہے کہ جب آخری زمانے میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو آپ بدستور بلند منصبِ نبوت ورسالت پر ہوں گے، حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے، حضور کے ایک امتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"

کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔(۱)

اور اسی مضبوط عہد کی پوری تائید وتاکید اللہ عزوجل نے توریتِ مقدس میں فرمائی۔

امام علامہ ابوالحسن علی بن عبدالکافی سُبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ "التعظیمُ وَالمِنَّةُ فی لتؤمنن به ولتنصرنه" لکھا اور اس میں آیتِ مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے نبی سب انبیاء کرام

(۱) (صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم ۱/۴۹۰)
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی بن مریم ۱/۸۷)

کے نبی ہیں، اور تمام انبیاء ومرسلین اوران کی امتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت ورسالت زمانۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روزِ قیامت تک جمیع مخلوق کو شامل ہے۔

اور حضور کا ارشاد ہے۔ وَ کُنْتُ نَبِیًّا وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے۔ اپنے معنی حقیقی پر ہے۔(۱)

اگر ہمارے آقا حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے، ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ معراج کی رات تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتداء کی، اوراس کا پورا ظہور روزِ نشور [قیامت کے دن] ہوگا جب حضور کے زیرِ لِوَا آدمُ ومَنْ سِوَا [آدم اوران کے علاوہ] تمام رسل وانبیاء ہوں گے۔ یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین نے خصائص کبری اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لَدُنِّیّہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف میں نقل کیا۔

---

(۱) (المستدرك للحاكم كتاب الايمان دار الفكر بيروت ۶۰۹/۲)
(كنز العمال رقم الحديث ۳۲۱۱۸۳۱۹۱۷ بيروت ۴۰۹/۱۱ و ۴۵۰)

اگر مسلمان ایمان کی نگاہ سے اس آیتِ کریمہ کے مفاداتِ عظیمہ پر غور کرے، یہ آیت صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلُ الاصول ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں، امتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے وہ نسبت انبیاء ورسل کو اِس سیدُ الکل سے ہے، امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ، اور رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرماؤ۔ غرض صاف صاف بتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابعُ وطُفَیلی [Follower]۔

مقصود ذاتِ اوست دگر جُملگی طفیل ۔مقصود ان کی ذات ہے باقی سب طفیلی ہیں۔

اقول: وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں) پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کا قرآن عظیم نے کس شان سے اہتمام کیا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

[۱] انبیاء علیہم السلام معصومین [نافرمانی کا ان سے تصور نہیں] ہیں۔ ان سے اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی ہرگز متصور نہیں۔ لہذا کافی تھا کہ رب تبارک وتعالیٰ بطریقِ امر انہیں ارشاد فرماتا۔

کہ اگر وہ نبی [نبی آخر الزمان] تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا

اوراس کی مدد کرنا، مگر اس قدر پر اکتفاء نہ فرمایا بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا، یہ عہد عہد اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ کے بعد دوسرا پیمان [عہد] تھا تا کہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض اللہ عزوجل کی ربوبیّت کا اذعان [یقین کرنا] ہے۔ پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارك وشرف وبجل وعظم۔

[۲] اس عہد کو لامِ قسم سے مؤکد فرمایا۔

[۳] نون تاکید سے مزید موکد کیا۔

[۴] وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقلِ تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

[۵] یہ کمالِ اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم [پہل] فرما کر پوچھتے ہیں ءَاَقۡرَرۡتُمۡ کیا اس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمالِ تعجیل [کمال کی جلدی] مقصود ہے۔

[۶] اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا : وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ۔ خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

[۷] علیہ یا علی ھٰذا کی جگہ عَلٰی ذٰلِکُمۡ فرمایا تا کہ اشارہ بعید ذالك کے ذریعے اس عہد کی عظمت واضح ہو۔

[۸] اور ترقی ہوئی کہ فَاشۡهَدُوۡا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ

اللہ اقرار کر کے مکر جانا ان پاک ہستیوں سے متصور نہ تھا۔

[۹] کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی بس نہ ہوئی بلکہ ارشاد فرمایا:

وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔

[۱۰] سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم و جلیل تاکیدوں کے بعد حالانکہ انبیاء کرام کو عصمت عطا فرمائی کہ وہ کبھی بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کر سکتے پھر بھی یہ سخت شدید تہدید [دھمکی] بھی فرمادی گئی کہ

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

اب جو اس اقرار کے بعد پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔

اللہ، اللہ! یہ وہی اعتنائے تام واہتمام تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ اللہ عزوجل ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے:

وَمَنْ یَّقُلْ مِنْھُمْ اِنِّیْٓ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ ؕ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ۔

اور فرشتوں میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم جہنّم کی جزا [سزا] دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں [ظالموں] کو(۱)

---

(۱) [سورۃ الانبیاء:۲۹]

نقطہ لطیفہ

اس میں اشارہ ہے کہ جس طرح ہمیں ایمان کے جز اول لا الہ الا اللہ کا اہتمام ہے۔ یونہی جزِ دوم [Second part] مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ کا اہتمام ہے۔ میں تمام جہان کا خدا ہو کہ مقرب فرشتے بھی میری بندگی سے سرنہیں پھیر سکتے۔ اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اسکی بیعت وخدمت میں داخل ہوئے۔

آیت[2]: اللہ عزوجل نے فرمایا : وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

عالَم

اللہ عزوجل کے علاوہ کو عالم کہتے ہیں جس میں انبیاء اور فرشتے سب داخل ہیں تو یقیناً حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالی مدار سے فیضیاب ہوئے۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین واضح فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسماء میں اُولیٰ وآخرت میں دین ودنیا میں روح وجسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ سے بٹی اور بٹتی ہے

اور ہمیشہ بٹے گی۔ جیسا کہ ہم نے اس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے رسالہ "سلطنت المصطفی فی ملکوت الورٰی" میں بیان کیا ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیہ کریمہ کے تحت لکھا:

لَمَّا كَانَ رَحْمَةً لِّلْعٰالَمِيْنَ لَزِمَ اَنْ يَّكُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ كُلِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جب حضور تمام عالم کے لیے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔ (۱)

میں کہتا ہوں تخصیص کا دعوٰی کرنا ظاہر سے بغیر دلیل کے خروج ہے اور وہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک۔

آیت [3]: رسالت عامہ:

اگلے انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوئے اور ہمارے نبی تمام مخلوق کے ہر فرد کے لئے رسول ہوئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ:

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (۲)

---

(۱) (مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۶۵)

(۲) [سورۃ الاعراف ۵۹]

حضرت ھود علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا۔(۱)

حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا: اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔(۲)

حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا:

اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔(۳)

حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (۴)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم

اور اللہ عزوجل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے:

---

(۱) [الاعراف:۶۵]

(۲) [سورۃ ھود:۶۱]

(۳) [اعراف:۸۵]

(۴) [آل عمران:۴۹]

[۱]: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا۔(۱)

[۲]: اور فرماتا ہے: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔

جو سارے جہان کو ڈرسنانے والا ہو(۲)

[۳]: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ:

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (۳)

[۴]: اسی لئے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔(۴)

یہ ثبوت صحابی سے منقول ہے

حضور کی افضلیتِ مُطْلَقَہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات سے ثابت ہے۔

---

(۱) [سورۃ سبا:۲۸]

(۲) [سورۃ الفرقان:۱]

(۳) [سورۃ الانبیاء:۱۰۷]

(۴) (صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ۱/۱۹۹)

امام دارمی، ابو یعلٰی، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ

بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا۔

حاضرین نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ۔

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔ (۱)

اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرمایا کہ:

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (۲)

فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ۔

تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا۔ (۳)

---

(۱) [سورۃ الابراھیم:۴]

(۲) [سورۃ سبا:۲۸]

(۳) (الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۴/۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۵و ۶)

(شعب الایمان حدیث ۱۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۱۷۳)

(سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل حدیث ۴۷ ۲۹/۱و ۳۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامہ اجماعی ہے

علماء فرماتے ہیں: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے بلکہ حجر وشجر سب کو شامل ہے۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت وہب بن منبہؓ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر ۷۱ کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔(۱)

نبوت کا تقدم

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی: مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

اس حدیث کو حاکم وبیہقی وابو نعیم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

---

(۱) (سبل الهدى والرشاد الباب الثالث دار الكتب العلمية بيروت ۱/۱۹۲، ۱۹۳)

اور امام احمد نے مسند اور امام بخاری نے تاریخ میں۔

اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے۔

اور بزار و طبرانی، ابو نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(۱)

امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا:

سَنَدُہٗ قَوِیٌّ۔(۲)

آیت[4]: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا، اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا۔(۳)

---

(۱) (التاریخ الکبیر ترجمہ ۱۶۰۶ میسرۃ الفجر دار الباز مکۃ المکرمۃ ۳۷۴/۷)

(الجامع الصغیر حدیث ٦٤٢٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴۰۰/۲)

(جامع الترمذی کتاب المناقب باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی دھلی ۲۰۱/۲)

(المستدرک للحاکم کتاب التاریخ دار الفکر بیروت ۶۰۹/۲)

(کنز العمال بحوالہ ابن سعد حدیث ۳۱۹۱۷ و ۳۲۱۱۷ بیروت ۴۰۹/۱۱ و ۴۵۰)

(۲) (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حرف المیم دار الفکر بیروت ۲۱۷/۵)

(۳) [پ ۳ البقرۃ:253]

ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی ''کما نص علیه البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرهم واقتصار الجلالین دلیل انه اصح الاقوال لالتزام ذٰلك فی الجلالین'' جیسا کہ اس پر نص فرمائی ہے بغوی، بیضاوی، نسفی، سیوطی، قسطلانی، زرقانی، شامی اور حلبی وغیرہ نے، اور جلالین میں اس پر اقتصار اس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیونکہ جلالین میں اس کا التزام کیا گیا ہے (کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جاتا ہے۔(۱)

اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشہرتِ سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے، یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہی کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ ابہامِ تام میں کیا لطف ومزہ ہے۔

---

(۱) (معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۷۷)
(انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الفکر بیروت ۱/ ۵۴۹۔۵۵۰)
(مدارك التنزیل (تفسیر النسفی) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۱۲۷)
(تفسیر جلالین تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ اصح المطابع دھلی ص ۳۹)

آیت[5]: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًاؕ

وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر۔اور خدا کافی ہے گواہ۔(۱)

اور اس امت مرحومہ سے فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۔

آیات کریمہ فرمارہی ہیں کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ و اکمل اور حضور کی امت سب امم سے بہتر و افضل ، تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس امت کا آقا سب دین و امت والوں سے افضل و اعلیٰ امام احمد و ترمذی بافادہ تحسین وابن ماجہ وحاکم معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''اِنَّكُمْ تَتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا وَ اَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ''

تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو۔(۲)

---

(۱) [الفتح:48]

(۲) (جامع الترمذی ابواب التفسیر تحت الایۃ ۳/ ۱۱۰ آمین کمپنی دھلی ۲/ ۱۲۵)

(مسند امام احمد حنبل عن ابی سعید الخدری المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۶۱)

(کنز العمال حدیث ۳۴۴۶۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۱۵۶ ۱۶۹)

انبیاء کے نام اور حضور کے القاب

حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔

اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔(۱)

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ۔

اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔(۲)

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا۔

اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔(۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ۔

اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ (۴)

---

(۱) [البقرۃ:۳۵]

(۲) [سورۃ ھود:۴۶]

(۳) [سورۃ الصفت:۱۰۵]

(۴) [سورۃ القصص:۳۰]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے

یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ۔

اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔(۱)

حضرت یحیی علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ؕ

اے یحیٰی کتاب مضبوط تھام۔(۲)

غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو القابات سے پکارنا

مگر قرآن نے جہاں بھی ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کو اوصاف جلیلہ و القاب حمیدہ ہی سے یاد کیا۔

[1]: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شٰهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا۔

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں

بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف

---

(۱) [سورۃ آل عمران:۵۵]

(۲) [سورۃ مریم:۱۲]

اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔(۱)

[2]: یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔

اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔(۲)

[3]: یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے(۳)

[4]: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔

اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ۔(۴)

[5]: یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

حکمت والے قرآن کی قسم۔ بیشک تم مرسلین میں سے ہو۔(۵)

[6]: طٰهٰ ۚ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى۔

اے طٰہٰ! یا اے پاکیزہ رہنما! ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔(۶)

---

(۱) [الاحزاب:۴۵-۴۶]

(۲) [المائدہ:۶۵]

(۳) [سورۃ المزمل:۱]

(۴) [المدثر:۱-۲]

(۵) [یٰس:۲-۳]

(۶) [طٰہٰ:۲]

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو اِن نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالیقین حضور سید المرسلین وانبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔

یا آدم ست با پدر انبیاء خطاب
یایها النبی خطاب محمد است

''اے آدم!'' نبیوں کے باپ کے لیے خطاب ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یایھا النبی کا خطاب ہے۔

امام عزالدین اور دیگر علماء کا قول

امام عزالدین بن عبد السلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب، حضرت، اے نائب، سلطنت ،اے صاحب عزت ،اے سردارِ مملکت تو کیا کسی طرح کوئی شک 8 باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہِ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد و اراکین سے بڑھ کر پیارا ہے فقیر غفر اللہ تعالی لہ کہتا ہے خصوصا یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے جھرمٹ مارنے والے۔یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے۔

یہ تو وہ پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہل محبت جانتے ہیں۔ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالا پوش اوڑھے ،جھرمٹ مارے لیٹے تھے

،اسی وضع و حالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی ، بلاتشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے :او بانکی ٹوپی والے ،او دھانی دوپٹے والے ،او دامن اٹھا کے جانے والے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نام پاک سے ندا

اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن میں کسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نام سے ندا نہیں فرمائی یعنی یا محمد یا احمد نہیں فرمایا۔ بلکہ یہاں اس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو:

یارسولَ اللہ ، یانبیَ اللہ ، یا سیِّدَ المُرسَلِیْنَ، یَا خَاتمَ النَّبِیّیْنَ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک اجمعین۔

تفسیرِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

علامہ ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ:

قَالَ کَانُوا یَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا اَبَا القَاسِمِ فَنَھٰھُمُ اللہُ عَنْ ذٰلِکَ

اِعْظَاماً لِنَبِیِّهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللہِ

یا رسولَ اللہِ ۔

یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا اباالقاسم کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کی خاطر اس سے منع فرمایا، اس وقت سے صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہا کرتے۔(۱)

تفسیرِ حسن بصری وسعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

امام بیہقی و امام علقمہ وامام اسود اورابو نعیم امام حسن بصری وامام سعید بن جبیر سے مذکورہ آیت کی تفسیر روایت کرتے ہیں:

لَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ ، یَا نَبِیَّ اللہِ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہو۔(۲)

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ولہذا علماء کرام فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی

---

(۱) (دلائل النبوة لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۷)

(الدر المنثور تحت الآیة ۲۴/۶۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۶/۲۱۱)

(۲) (تفسیر الحسن البصری تحت الآیة ۲۴/۶۳ المکتبة التجاریة مکة المکرمة ۲/۱۶۴)

(الدر المنثور بحوالہ عبد بن حمید عن سعید بن جبیر والحسن تحت الآیة ۲۴/۶۳ بیروت ۶/۲۱۱)

حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے، غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا: اگر یہ لفظ کسی دعا میں آیا ہو جو خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی جیسے دعائے یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّھْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّی۔ اے محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا۔(۱)

اس دعا میں بھی یا محمد کی جگہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ چاہیے، حالانکہ الفاظ دعاء میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔

یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں نہایت واجب الحفظ ہے۔

امت محمدیہ کو یاایھاالذین اٰمنوا کے خطاب کا عطا ہونا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقہ میں اس امت مرحومہ کا خطاب بھی امم سابقہ کے خطاب سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ یَاأَیُّھَا الْمَسَاکِیْنُ۔ فرمایا کرتا توریت مقدس میں جابجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے۔(۲)

اور اس امتِ مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ فرمایا گیا ہے۔

---

(۱) (المستدرك للحاكم كتاب صلوة التطوع دعاء رد البصر دار الفكر بيروت ۱/۳۱۳/۱۹۳۰ ۵۲۶۵)

(۲) (نسيم الرياض الباب الاول الفصل الثالث مركز اهلسنت بركات رضا ۱/۱۸۸)

امتی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے۔ ایسا کیونکر نہ ہو کیا آپ نے نہیں سنا اللہ خود فرماتا ہے۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ۔ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو] تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔(۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان، شہر، زمان و کلام کی قسم یاد فرمانا

محبوب کی جان کی قسم

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔(۲)

شہرِ محبوب کی قسم

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔(۳)

---

(۱) [سورۃ آل عمران:۳۱]

(۲) [الحجر:۷۲]

(۳) [البلد:۱-۲]



زمانۂ محبوب کی قسم

وَالْعَصْرِ۔

اس زمانۂ محبوب کی قسم (۱)



کلامِ محبوب کی قسم

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ۔

مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (۲)



اے مسلمان!

یہ مرتبہ جلیلہ اس محبوبِ باری تعالیٰ کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، ان کے زمانے کی قسم کھائی، ان کی جان کی قسم کھائی۔ ہاں اے مسلمان! محبوبیت کبری کے یہی معنی ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

اب آیئے اس بارے میں احادیث ملاحظہ کیجیے۔

---

(۱) [العصر:۱]

(۲) [زخرف:۸۸]

حدیث نمبر 1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا حَلَفَ اللّٰہُ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَیَاۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال تعالی لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ای وَحَیَاتِكَ یا مُحَمَّدُ۔

یعنی اللہ تعالی نے کبھی کسی کی زندگی کہ قسم یاد نہ فرمائی سوائے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ آیت لَعَمْرُکَ میں فرمایا تیری جان کی قسم اے محمد۔(۱)

حدیث نمبر 2: امام ابو یعلی ،ابن جریر ،اِبنِ مردویہ ،اِبنِ بیہقی ،ابو نعیم ،ابن عساکر اور امام بغوی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَمَا ذَرَءَ وَمَا بَرَءَ نَفْسًا اَکْرَمَ عَلَیْہِ مِنْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم مَا حَلَفَ اللّٰہُ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَیَاۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اللہ تعالی نے ایسا کوئی نہ بنایا ،نہ پیدا کیا جو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو ،نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی کی جان کی

---

(۱) (الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت الایہ ۱۵/۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۸۰)

قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر3: امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم میں اور امام محمد بن الحاج عبدری مدخل میں اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مَوَاهِبِ لَدُنِّيَه میں اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں:

بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِكَ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰی اَنْ اَقْسَمَ بِحَیَاتِكَ دُوْنَ سائِرِ الاَنْبِیَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِكَ عِنْدَهٗ اَنْ اَقْسَمَ بِتُرَابِ قَدَمَیْكَ فَقَالَ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالی کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ دیگر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں بلکہ حضور

---

(۱) (الدر المنثور بحوالہ ابی یعلی وابن جریر وابن مردویہ والبیہقی تحت الآیہ ۱۵/۷۲ بیروت ۵/۸۰)
(جامع البیان تحت الآیہ ۱۵/۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴/۵۵۴)
(دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجز الاول ص ۱۲)

کی زندگی کی قسم یاد فرمائی۔اور تحقیق حضور کی فضلیت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاکِ پا [پاؤں کی خاک] کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی۔(۱)



انبیاء کرام علیہم السلام کا کفار کو خود جواب دینا

قرآن عظیم میں جگہ جگہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ گفتگو مذکور ہے جس کو پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اشقیاء [بدبخت] طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے حِلم، عظیم فضلِ کریم کے لائق جواب دیتے۔



حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا قول

سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

بے شک ہم تمہیں کُھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (المواھب اللدنیہ المقصد السادس النوع الخامس الفصل الخامس المکتبہ الاسلامی بیروت ۲۱۵/۳)

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض الباب الاول الفصل الاول الفصل الرابع ۱۹۶/۱)

(۲) [الاعراف:۶۰]

آپ کا کریمانہ جواب

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ۔(۱)

سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی قوم عاد نے کہا

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۔

بے شک ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ۔(۲)

آپ کا حلیمانہ جواب

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں ۔(۳)

---

(۱) [الاعراف:٦١]

(۲) [الاعراف:٦٦]

(۳) [الاعراف:٦٧]

سیدنا شعیب علیہ الصلوۃ والسلام سے اہل مدین نے کہا

وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ۔

بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور اگر تمہارا کُنبہ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا ہوتا۔(۱)



آپ کا کریمانہ جواب

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کُنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے۔(۲)



سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے فرعون نے کہا

اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا۔

میرے گمان میں تو اے موسیٰ! تم پر جادو ہوا۔(۳)



آپ کا حکیمانہ جواب

وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا۔

---

(۱) [ھود:۹۱]

(۲) [ھود:۹۲]

(۳) [بنی اسرائیل:۱۰۱]

اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک ہونے والا ہے۔(۱)

اللہ عزوجل کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے خود جواب دینا

جب حضور سیدُ المرسلین ﷺ کی خدمت والا میں کفار نے زبان درازی کی۔اللہ جل جلالہ نے خود اس کا جواب دیا،اور محبوب اکرم ﷺ کی طرف سے خود دفعِ الزام فرمایا ہے۔طرح طرح سے حضور کی نعت و پاکی بیان فرمائی۔

اور جگہ جگہ آپ سے الزام کو دور کیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ہر جوابِ سے حضور کو غنی کر دیا،اور اللہ تعالی کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بَدَرُجَاتٍ آپ کے لیے بہتر ہوا۔اور یہ وہ مرتبہ عظمیٰ ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں۔



کفار کا قول

کفار نے کہا:

وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌؕ۔

اے وہ جن پر قرآن اترا،بیشک تم مجنون ہو (۲)

---

(۱) [بنی اسرائیل:۱۰۲]

(۲) [سورۃ الحجر:٦]

اللہ تعالیٰ کا جواب

نٓ وَالْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ۔

قلم اور ان کے لکھے کی قسم، تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے۔(۱)

کہ تم ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم وکرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے الجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم وصبر کوئی تمام عالم کے عقلاء میں تو بتادے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔(۲)

عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جنون ہے۔آج اپنی بے عقلی و پاگل پن کی وجہ سے جو چاہیں کہہ لیں، آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے، اور دوست ودشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

(۲) کفار کا قول

جب وحی اترنے میں کچھ دنوں تاخیر ہوئی تو کافر بولے:

اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلَاهُ۔

---

(۱) [سورۃ القلم:۱-۲-۳]

(۲) [سورۃ القلم:۴]

بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا، اور دشمن پکڑا۔(۱)



اللہ عزوجل کا جواب

اللہ جل وعلا نے فرمایا:

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی۔

چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔(۲)

اور یہ اشقیاء بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کا تجھ پر کیسا کرم ہے، اس کرم کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد وعناد سے یہ تہمت کے طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر خبر نہیں کہ:

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔

اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔(۳)

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا فرشتے کے دل میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔

---

(۱) (معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۹۳/۴۶۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/۴۶۵)

(۲) [سورۃ الضحیٰ:۱-۲-۳]

(۳) [سورۃ الضحیٰ:۴]

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔(۱)

اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انھوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے۔

(۳) کفار کا قول

کفار نے کہا:

لَسْتَ مُرْسَلًا۔

تم رسول نہیں۔(۲)

اللہ تعالیٰ کا جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

---

(۱) [سورۃ الضحیٰ:۵]

(۲) [سورۃ الرعد:۴۳]

اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بیشک رسول ہے۔(۱)

(۴) کفار کا قول

کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعری کا عیب لگایا اور شاعر کہا۔

اللہ تعالیٰ کا جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۔

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن۔(۲)

کفار کا قول

منافقین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا ایسا نہ ہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ کہتے: پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے، انھیں یقین آجائے گا کہ:

هُوَ اُذُنٌ ۔ وہ تو کان ہیں۔ جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔(۳)

---

(۱) [سورۃ یٰس:۱-۲-۳]

(۲) [سورۃ یٰس:۶۸]

(۳) [التوبہ:۶۱]



اللہ تعالیٰ کا جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ ۔

تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان۔ (۱)

وہ تمھارے بھلے کے لیے کان ہیں ۔کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے ہیں۔اور بکمالِ حِلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ورنہ کیا انھیں تمھارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔(۲)

اور وہ تمھارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے، پھر تمھاری جھوٹی قسموں کا انھیں کیونکر یقین آئے ۔ہاں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں کہ انھیں ان کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۔

اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں۔

کہ حضور کے طفیل سے مومنین کو ہمیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رتبے

---

(۱) [التوبہ:٦١]

(۲) [ایضا]

ملتے ہیں۔اور اگر چہ یہ بھی ان کی رحمت ہے کہ دنیا میں تمہارے عیب چھپاتے ہیں۔مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو، کہ تمھاری گستاخیوں سے انھیں ایذا پہنچی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

اور وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(۱)



(٦) ابن ابی کا قول

رئیس المنافقین ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا:

لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ۔

توضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے۔(۲)



اللہ تعالی کا جواب

اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔(۳)

---

(۱) [التوبہ:٦١]

(۲) [سورۃ المنافقون:٨]

(۳) [سورۃ المنافقون:٨]



(۷) عاص کا قول

عاص بن وائل شقی نے سید المرسلین ﷺ کے صاحبزادے انتقالِ پُر ملال پر حضور کو اَبْتَر یعنی نسل بریدہ کہا۔ اور اس شقی کا مقصد یہ تھا کہ بیٹے کے انتقال کے بعد نبی اکرم ﷺ کا نام نہ چلے گا کیونکہ عموماً بیٹوں سے ہی باپ کا نام نکلتا ہے اور نسل در نسل باقی رہتا ہے۔



اللہ تعالیٰ کا جواب

حق جل وعلا نے فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔(۱)

تفسیر: اتنی خوبیاں کہ حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امّت بھی، اعدائے دِین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔

اور پھر کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھارے بلند ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں

---

(۱) [سورۃ کوثر:۱]

صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمھاری ثناء کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکنافِ عالم اور اطراف جہاں میں بجے گا اور تمھارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباقِ فلک اور آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔

پھر اولاد بھی تمھیں نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالم مربوط رہے گی۔ اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں۔ بلکہ حقیقت میں تو تمام جہان تمھاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی پیدائش ہوئی۔

اسی لیے جب ابو البشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یوں کہتے یَا اِبْنِی صُوْرَۃً وَّاَبَایَ مَعْنًی۔ اے میرے ظاہر بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔(۱)

پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بے غایت [بے انتہاء] تم پر ہے تو تم ان بدبختوں کی زبان درازی پر کیوں پریشان ہو بلکہ

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے۔(۲)

---

(۱) (المدخل لابن الحاج فصل فی مولد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دار الکتب بیروت ۲/ ۳۴)

(۲) [کوثر: ۲-۳]

تفسیر: وہ اس طرح نسل بریدہ ہے کہ اس کی نسل تمہارے دین حق میں آکر بوجہِ اختلافِ دین [باپ کے دین اور اولاد کے دین میں اختلاف کی وجہ سے] اس کی نسل سے جدا ہوکر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔

پھر آدمی اگر بے نسل ہوتا ہے تو اس کا یہی نقصان ہوتا ہے کہ نام نہیں چلتا۔ نام نہ چلنے سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی ونفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔



(۸) ابولہب کا قول

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ ونصیحت اور اسلام واطاعت کی طرف دعوت کی۔ ابولہب شقی نے کہا: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ لِهٰذَا جَمَعْتَنَا۔ ٹوٹنا اور ہلاک ہونا تمہارے لیے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔(۱)

(۱) (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ تبت یدا ابی لھب ۱۱۱ ۲/۷۴۳)
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان من مات علی اکفر الخ ۱/۱۱٤)
(تفسیر المراغی تحت الآیۃ ۱۱۱/۱ دار احیاء بیروت ۳۰/۲۶۰)



اللہ تعالیٰ کا جواب

حق جل وعلا نے فرمایا:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔ (۱)



خلاصہ:

اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف و مریم اور ادھر ام المومنین صدیقہ علی سیدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہدِ عدل ہیں۔



حضرت یوسف و مریم کی پاکدامنی اور قصہ سیدہ عائشہ علی سیدھم وعلیہم الصلوۃ والسلام

اعلیٰ حضرت کے والد ماجد علامہ نقی علی خان ''سرور القلوب فی ذکر

(۱) [سورہ لہب]

المحبوب'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے، اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی، اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں''(۱)

وہ آیتیں یہاں سے شروع ہوتی ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ۔

تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں ایک جماعت ہے۔(۲)

اعلیٰ حضرت کا فرمان بالتغیُّر

محل غور ہے کہ دیگر انبیاء کرام جو اراکینِ دولت اور اللہ عزوجل کے مقرب ہیں ان سے کفار گستاخی و بے ادبی سے پیش آئیں اور بادشاہ مطلق اللہ تعالیٰ ان کے جوابوں کو انہیں پر چھوڑ دے۔

مگر نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی

(۱) (سرور القلوب فی ذکر المحبوب)

(۲) [النور:۱۱]

ان کی جناب میں کریں۔ وہ بادشاہ اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفسِ نفیس ان کی طرف سے خود جواب دے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقینِ قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز، اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں، اور جو نظرِ خاص اس پر ہے یہ اوروں پر نہیں والحمدللہ رب العلمین۔



مقام محمود

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ:

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔(۱)

صحیح بخاری وجامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا:

سُئِلَ رسولُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَنِ المَقَامِ المَحْمُودِ فَقَالَ ھُوَ الشَّفَاعَۃُ۔(۲)

---

(۱) [سورۃ بنی اسرائیل:۷۹]

(۲) (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ ۱۷ باب قولہ عسی ان یبعثک الخ ۶۸۶/۲)

(جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۱۴۲/۲)

اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی ہیں۔

اس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نَفْسِی نَفْسِی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا۔ میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔(۱)

انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین سب ساکت [چپ] ہوں گے اور وہ [نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم] متکلم [بولنے والے]۔ سب سر بگریبان [سر جھکائے]، وہ ساجد و قائم۔ سب محل خوف میں، وہ آمن [امن میں]۔ سب اپنی فکر میں، انہیں فکر عوالم [عالَمین کی فکر]۔ سب زیر حکومت، وہ مالک و حاکم۔ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔

ان کا رب انہیں فرمائے گا:

یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ۔

اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی، اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہے۔(۲)

اس وقت اولین و آخرین میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حمد و ثناء کا غلغلہ پڑ جائے گا اور دوست، دشمن، موافق، مخالف، ہر شخص حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی افضلیتِ

---

(۱) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ ۱/۱۸۰)

(۲) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ ۱/۱۰۹)

کبریٰ وسیادت عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔

امام بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

قَالَ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خَلِيْلُ اللهِ وَاَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ ثُمَّ قَرَأَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَقَالَ يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ۔

بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی کہ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں اس کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا۔ یعنی معیتِ تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے۔(۱)

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات و محاورات نقلِ اقوال و ذکرِ احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بلند و بالا نظر آتی ہے، یہ وہ بحرِ ذخّار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار ہیں۔

---

(۱) (معالم التنزیل (تفسیر بغوی) تحت الآیۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/۱۰۹)

خلیل وحبیب

(۱) حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ۔

اور مجھے رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے۔(۱)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بن مانگے عطا

حبیبِ قریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خود ارشاد ہوا بلکہ حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمٰی سے مشرف ہوئے:

یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ۔

جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اسکے ساتھ والے مسلمانوں کو۔(۲)

(۲) حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمنا وصال

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔

اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔(۳)

---

(۱) [سورۃ الشعراء:۸۷]

(۲) [التحریم:۶۶]

(۳) [الصفات:۹۹]



حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بن مانگے عطا

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خود بلا کر دیدار کرایا اور فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔(۱)



(۳) حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آرزوئے ہدایت

عرض کرتے ہیں کہ سَیَھْدِیْنِ۔وہ مجھے راہ دے گا۔(۲)

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بن مانگے عطا:

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا:

وَیَھْدِیَکَ صِرٰطًا مُّسْتَقِیْمًا۔

اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔(۳)



(۴) حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے فرشتے معزز مہمان

ھَلْ اَتٰىکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ۔

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراھیم کے معزّز مہمانوں کی خبر آئی۔(۴)

---

(۱) [بنی اسرائیل:۱]

(۲) [الصفات:۹۹]

(۳) [سورۃ الفتح:۲]

(۴) [الذاریات:۲۴]

فرشتے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپاہی اور خدمتگار

یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ۔

تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔(۱)

(۵) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پچھلوں میں اپنا ذکر باقی رہنے کی دعا کرنا

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔

اور میری سچّی ناموری رکھ پچھلوں میں (۲)

رفعتِ ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود فرمائی

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود فرمایا :

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا۔(۳)

(٦) خلیل کا قوم سے رفع عذاب میں کوشش کرنا مگر روک دیا جانا

خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا، انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی :

---

(۱) [آل عمران:۱۲۵]

(۲) [الشعراء:۸۴]

(۳) [الشرح:۵]

یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ۔

ہم سے لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔(۱)

یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔ (۲)

عرض کی اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا

اس بستی میں لوط علیہ السلام ہیں۔

حکم ہوا: نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا:

ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔(۳)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت سے رفعِ عذاب کا مژدہ سنانا

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد ہوا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔(۴)

---

(۱) [ھود:۷۴]

(۲) [ھود:۷۶]

(۳) [عنکبوت:۳۲]

(۴) [انفال:۳۳]

(۷) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود اپنی دعا کی قبولیت میں التجاء کرنا

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔

اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے۔(۱)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صدقے غلاموں کی دعاوں کو بھی قبول کرنے کا وعدہ

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کو ارشاد ہوا:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

مجھے سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔(۲)

کلیم وحبیب

(۸) کلیم اللہ عزوجل کی رضا کے طلبگار

کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی رضا چاہی:

وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی۔

اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔(۳)

---

(۱) [ابراھیم:۴۰]

(۲) [المومن:۶۰]

(۳) [سورۃ طٰہٰ:۸۴]

اللہ عزوجل خود حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہیے

خدا عزوجل نے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہی:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔ تو

ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی [رضا] ہے۔(۱)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔(۲)

(۹) کلیم سے طور پر کلام اور اطلاع عام

کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا:

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری

---

(۱) [البقرۃ:۱۴۴]

(۲) [الضحٰی:۵]

یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ آیات کے آخر تک۔ (۱)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکالمہ مگر سب سے چھپایا اور فرمایا

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (۲)

(۱۰) کلیم کی معراج

کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی:

نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ۔

ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے۔ (۳)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہٰی وفردوسِ اعلٰی تک بیان فرمائی:

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی۔

سدرۃُ المنتہٰی کے پاس اس کے پاس جنّت الماوٰی ہے۔ (۴)

---

(۱) [طٰہٰ:۱۳-۱۴]

(۲) [النجم:۱۰]

(۳) [القصص:۳۰]

(۴) [النجم:۱۴-۱۵]

(۱۱) کلیم کا شرح صدر کی دعا کرنا

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ۔

عرض کی اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔(۱)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود یہ دولت عظمیٰ عطا فرمانا

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود شرحِ صدر کی دولت بخشی:

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ۔

کیا ہم نے تمھارا سینہ کشادہ نہ کیا۔(۲)

(۱۲) کلیم کا سب سے قطعِ تعلق کرنا

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو قوم عمالقہ سے لڑنے کا حکم دیا اورانہوں نے نہ مانا تو آپ نے اپنے بھائی کے سوا، سب سے براءت وقطع تعلق نقل فرمایا۔عرض کی:

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَاَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ۔

---

(۱) [طہٰ:۲۵]

(۲) [الشرح:۱]

موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تُو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار بھی داخل

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔(۲)

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اس جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔(۳)

یہ شفاعت کبریٰ ہے کہ تمام اہل حشر موافق تھے یا مخالف سب کو شامل۔

(۱۳) کلیم کا اظہار خوف

ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے فرمایا، انہوں نے فرعون کے

---

(۱) [المائدہ:۲۵]

(۲) [انفال:۳۳]

(۳) [بنی اسرائیل:۷۹]

پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی۔

دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔(۱)

اس پر حکم ہوا۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔

فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا۔(۲)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود حفاظت کا مژدہ

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود حفاظت کا مژدہ دیا:

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔(۳)

---

(۱) [طٰہٰ:۴۵]

(۲) [طٰہٰ:۲۰-۲۱]

(۳) [المائدہ:۶۷]

ہمارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور داود علیہما الصلوۃ والسلام

(۱۴) داود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواہش کی پیروی سے منع فرمانا

وَلَاتَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللهِ ۔

خواہش کی پیروی نہ کرنا کہیں تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے ۔(۱)

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بقسم اس کی نفی فرمانا

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ۔(۲)

(۱۵) نوح و ہود علیہما الصلوٰۃ والسلام کا دعا کرنا

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ۔

نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔(۳)

---

(۱) [سورۃ ص:۲۶]

(۲) [النجم:۳-۴]

(۳) [المومنون:۲۶]



حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود ارشاد ہوا

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا۔

اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔(۱)



(۱۶) روح اللہ علیہ السلام سے اَن کہی بات پر سوال اور آپ کا خوف

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پرائی بات [اس بات پر جو انہوں نے نہ کہی] پر یوں سوال ہوگا:

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھرالو۔(۲)

معالم میں ہے اس سوال پر خوفِ الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ، علیہ کا بند بند (جسم کا ہر ہر حصہ) کانپ اٹھے گا اور ہر بُنِ مُوسیٰ خون کا فوارہ بہے گا پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔(۳)

---

(۱) [الفتح:۳]

(۲) [المائدہ:۱۱۶]

(۳) (معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۵/ ۱۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۶۶)

حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کو اجازت دی پھر بھی محبت وکرم

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔اس پر سوال تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ہوا مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا:

عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔

اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے انہیں اجازت کیوں دے دی۔(۱)

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔

والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۷) روح اللہ علیہ السلام کا امتیوں سے مدد طلب کرنا

حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی:

قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔

عیسٰی بولے کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔(۲)

---

(۱) [التوبۃ:۴۳]

(۲) [آل عمران:۵۲]

بغیر مانگے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی مدد کا انبیاء کو حکم فرمانا

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا:

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔(۱)

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ یوسف (علیہ السلام) کا حسن، عیسیٰ (علیہ السلام) کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں۔ جو کمالات وہ سارے رکھتے ہیں آپ اکیلے رکھتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ وبارك وکرم، والحمد للہ رب العٰلمین۔

اب ایئے شانِ مصطفیٰ چند وحیوں پر غور کرتے ہیں۔



(۱) [آل عمران:۸۱]

ہیکل دوم

تابش اول چند وحی ربانی

(۱) وحی

امام حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابو نعیم اور علامہ ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ ادْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ۔

یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اپنے رب سے عرض کی، اے رب میرے !صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العٰلمین نے فرمایا: تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگ تو میں تیری مغفرت کردوں گا، اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتا تو میں نہ تجھے بناتا۔(۱)

امام بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے:

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی:

رَأَیْتُ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَکْتُوْباً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

---

(۱) (المستدرك للحاكم كتاب التاريخ استغفار آدم۔۔۔دار الفكر بيروت ٢/٦١٥)

(كنز العمال حديث ٣٢١٣٨ موسسة الرساله بيروت ١١/٤١٥)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ۔

میں نے ہر جگہ جنت میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔(۱)



(۲) وحی

امام حاکم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ

أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيسَى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَسَكَنَ

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ!

---

(۱) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الثالث الفصل الاول ۱/۱۳۷، ۱۳۸)

(نسیم الریاض بحوالہ البیہقی و الطبرانی الباب الثالث الفصل الاول ۲/۲۲۴)

ایمان لا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا، پس ٹھہر گیا۔(۱)

(۳) وحی



علامہ ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

إِنْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ مِنْ قَبْلُ حَبِيبًا وَإِنْ كَلَّمْتُ مُوسَى فِي الْأَرْضِ فَقَدْ كَلَّمْتُكَ وَأَنْتَ مَعِي فِي السَّمَاءِ وَالسَّمَاءُ أَفْضَلُ مِنَ الْأَرْضِ ، وَإِنْ كُنْتُ خَلَقْتُ عِيسَى مِنْ رُوحِ

(۱) (المستدرک للحاکم کتاب التاریخ دار الفکر بیروت ۲/۶۱۵)

الْقُدُسِ فَقَدْ خَلَقْتُ اسْمَكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَيْ سَنَةٍ وَلَقَدْ وَطِئْتُ فِي السَّمَاءِ مَوْطِأً لَمْ يَطَأْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ وَلا يَطَأُهُ أَحَدٌ بَعْدَكَ وَإِنْ كُنْتُ قَدِ اصْطَفَيْتُ آدَمَ فَقَدْ خَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ بِكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مَا خَلَقْتُ أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ وَمَنْ يَكُونُ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْكَ وَلَقَدْ أَعْطَيْتُكَ الْحَوْضَ وَالشَّفَاعَةَ وَالنَّاقَةَ وَالْقَضِيبَ وَالْمِيزَانَ وَالْوَجْهَ الأَقْمَرَ وَالْجَمَلَ الأَحْمَرَ وَالتَّاجَ وَالْهِرَاوَةَ وَالْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ وَالْقُرْآنِ وَفَضْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالشَّفَاعَةَ كُلَّهَا لَكَ ، حَتَّى ظَلَّ عَرْشِي فِي الْقِيَامَةِ عَلَى رَأْسِكَ مَمْدُودًا وَتَاجُ الْمُلْكِ عَلَى رَأْسِكَ مَعْقُودٌ وَلَقَدْ قَرَنْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِي فَلا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ ، حَتَّى تَذْكَّرَ مَعِي وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا لأُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِي ، وَلَوْلاكَ يَا مُحَمَّدُ ، مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کیے اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا، میں نے تمہیں حوض کوثر شفاعت ناقہ قضیب میزان اور چاند جیسا چہرہ تاج حج، عمرہ اور قرآن عطا کیا اور رمضان کی فضیلت عطا کی اور شفاعت سب کی سب آپ کے لیے ہے۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گسترده، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔(۱)

(۱) (تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ ۲/۲۹۶، ۲۹۷)

(۴) وحی



امام دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَانِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ النَّارَ۔

میرے پاس جبریل نے حاضر ہوکر عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔(۱)

یعنی آدم وعالَم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کیلئے ہوتیں، اور خود جنت ونار اجزائے عالَم سے ہیں، جن پر تمہارے وجود کا پرتَو پڑا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

مقصود ذاتِ اُوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست وگر جملگی ظلام

مقصود ان کی ذات ہے باقی تمام طفیلی ہے، فقط انہی کا نور دکھائی دیتا ہے باقی سب تاریکیاں ہیں۔

---

(۱)(کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن ابن عباس حدیث ۳۲۰۲۵ بیروت ۴۳۱/۱۱)



(۵) وحی

ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَوْحَی اللّٰهُ تعالیٰ اِلٰی موسٰی نَبِیِّ بَنِی اسرائِیلَ اَنَّهُ مَنْ لَقِیَنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخلته النَّارَ قال یَارَبِّ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ مَاخَلَقْتُكَ خَلْقاً اَكْرَمَ عَلَیَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اِسْمَهٗ مَعَ اِسْمِیْ فِی الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ خُلِقَ السمٰوٰتُ والارضُ ۔ اِنَّ الْجَنَّةَ مُحرّمَةٌ علٰی جَمِیعِ خَلْقِیْ حتی یَدْخُلَها هُوَ وَاُمَّتُهُ قال وَمَنْ اُمَّتُهُ قَالَ الحمادون وذکر صِفَتَهُمْ ثم قال اجْعَلْنِی نبی تلك الامةِ .قال نبیُها مِنْها قَالَ اِجْعَلْنِی مِنْ اُمَّةِ ذٰلكَ النبی قال استَقْدَمْتَ واستاخر ولکن سأجْمَعُ بینك وبینه فی دار الخلدِ۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دے دے کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب! احمد کون ہے؟ فرمایا:

میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی امت داخل نہ ہو لے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔ عرض کی :الٰہی !اس کی امت کون ہے؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی۔ اوران کی اور صفاتِ جلیلہ ارشاد فرمائیں ۔عرض کی الٰہی !مجھے اس اُمت کا نبی کر۔ فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی کی امت میں کر۔ فرمایا: تو زمانہ میں مقدّم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کروں گا۔(۱)

(٦) وحی



علامہ ابن عساکر وخطیب بغدادی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

لَمَّا اَسْرٰی بِیْ قَرَّبَنِیْ رَبِّیْ حَتّٰی کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ کَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی، وَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ! هَلْ غَمَّكَ

---

(۱) (الخصائص الکبری باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل مرکز اہلسنت ۱ /۱۲)

اَنْ جَعَلْتُكَ اٰخِرَ النَّبِيِّيْنَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ غَمَّ اُمَّتَكَ اَنْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ قُلْتُ لَا، قَالَ اَخْبِرْ اُمَّتَكَ اِنِّيْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ لِاَفْضَحَ الْاُمَمَ عِنْدَ هُمْ وَلَا اَفْضَحُهُمْ عِنْدَ الْاُمَمِ۔

شب اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا۔ عرض کی: نہیں اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے! فرمایا: اپنی امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔(۱)

---

(۱) (تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء الخ بیروت ۲۹۵۹۶/۳)

(تاریخ بغداد ترجمہ احمد بن محمد النزولی ۲۵۵۷ دار الکتاب بیروت ۱۳۰/۵)

(۷) وحی



ابونعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمَّا فَرَغْتُ مِمَّا اَمَرَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنْ اَمْرِ السَّمٰوٰتِ قُلْتُ یَارَبِّ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِی اِلَّاوَقَدْ اَکْرَمْتَہٗ جَعَلْتَ ابراھیم خَلِیْلًا وموسٰی کَلِیْمًا وَسَخَّرْتَ لِدَاوُدَ الجِبَالَ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِیَاحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَاَحْیَیْتَ لِعِیسٰی الموتیٰ فَمَا جَعَلْتَ لِی قَالَ اَوَ لَیْسَ اَعْطَیْتُکَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ کُلِّہٖ لَا اُذْکَرُ الا ذُکِرْتَ۔

جب میں حسب ارشادِ الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل کیا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم۔ داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑ مسخر کیے، سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مردے جلائے، میرے لیے کیا کیا

ارشاد ہوا، کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ اس وقت تک میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔(۱)

(۸) وحی



امام اجل حکیم ترمذی وبیہقی وابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِتَّخَذَ اللهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا وَمُوْسٰى نَجِيًّا وَاِتَّخَذَ نِي حَبِيْبًا ثُمَّ قَالَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَاُوْثِرَنَّ حَبِيْبِي عَلٰى خَلِيْلِي وَنَجِيِّي۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور موسیٰ کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوں گا۔(۲)

---

(۱) (الدر المنثور بحوالہ ابی نعیم فی الدلائل دار احیاء التراث بیروت ۵۰۴/۸)

(دلائل النبوۃ للبیھقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ بیروت ۴۰۲/۲)

(۲) (الدر المنثور تحت الایۃ ۱۲۵/۴ بیروت ۶۵۶/۲)

(کنز العمال حدیث ۳۱۸۹۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۴۰۶/۱۱)



(۹) وحی

علامہ ابن عساکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ لِی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ نَحَّلْتُ اِبْرَاهِیمَ خِلَّتِی وَکَلَّمْتُ مُوْسٰی تَکْلِیمًا وَاَعْطَیْتُ یَا مُحَمَّدُ کِفَاحًا۔

مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسی سے کلام کیا اور تجھے اے محمد اپنا مواجہ عطا فرمایا (کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا) (۱)



(۱۰) وحی



امام بیہقی وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے رویت کرتے کہ

اُوحِیَ فی الزبورِ یا داؤدُ اَنَّهُ سَیَاتِی بَعْدَكَ مَنْ اِسْمُه احمدُ و مُحَمَّدٌ صادِقًا نَبِیًّا لا اَغْضَبُ علیه اَبَدًا ولا یُغْضِبُنِی اَبَدًا (الی قوله) اُمَّتُهُ مرحومة اَعْطَیْتُهم

(۱) (تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ الی الانبیاء ۲۹۶/۳)

مِن النوافلِ مثلَ ما اعطیتُ الانبیاءِ وافترضتُ علیھم الفرائضَ التی افترضتُ علی الانبیاءِ والرسلِ حتی یَاتُونِی یومَ القِیامةِ ،نورُ ھُمْ مِثْلُ نورِ الاَنْبِیَاءِ (الی ان قال) یا داوٗدُ فاِنِّی فَضَّلْتُ محمدًا واُمَّتَه علی الامِمِ کُلِّھَا الی اخرِہٖ۔

اللہ تعالی نے زبور مقدس میں وحی بھیجی: اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے، میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔اس کی امت امت مرحومہ ہے، میں نے انھیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دیے ،اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہراے جو انبیاء اور رسل پر فرض تھے ،یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔اے داؤد! میں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔(۱)

(۱۱) وحی

امام قسطلانی مواھب لدنیہ میں روایت کرتے ہیں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: الہی! تو نے میری کنیت ابومحمد کس لئے رکھی؟حکم ہوا: اے

(۱) (دلائل النبوۃ باب صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل ۱/ ۳۸۰)

آدم !اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا سر پردہ عرش میں محمد ﷺ کا نور نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی !یہ نور کیا ہے؟ فرمایا:

هٰذَا نُوْرُ نَبِیٍّ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ اِسْمُهٗ فِی السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریّت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔(۱)

(۱۲) وحی

المواہب میں مروی ہوا، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے باہر آئے، ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نامِ پاک محمد ﷺ نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی !یہ محمد کون ہے؟ فرمایا:

هٰذَا وَلَدُكَ الَّذِیْ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ۔

یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی: الٰہی !اس بیٹے کی حرمت سے اس مجھ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم !اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام

(۱) (المواهب اللدنية طيبة صلى الله تعالى عليه وسلم المكتب الاسلامى بيروت ۱/ ۷۰)

اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔(۱)

اعتراض: حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے بھول گئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اقول باللہ التوفیق میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں جنت سے باہر آنا، اورخوف الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دل مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا، پھر اپنی لغزش کی یاد اوراس پر ندامت، اوراللہ جل جلالہ سے حیاء وخجلت آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام پراس وقت کی دل حالت احاطہ تقریر وتحریر میں نہیں آسکتی۔ ایسے حال میں اگرآدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی ذہول کرے تو اصلاً جائے تعجب نہیں، فافہم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) وحی

امام ابن سبع وعلامہ غزنی حضرت مولاعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

مِن اَجلِكَ اَسطَحُ البَطحَاءَ واَمُوجُ الموجَ وَاَرفَعُ السَّمَاءَ واَجعَلُ الثَّوابَ والعِقَابَ۔

میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اورموجزن کرتا ہوں دریا،

---

(۱) (المواھب اللدنیۃ استشفاع آدم بہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۲)

اور بلند کرتا ہوں آسمان، اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا۔

(اس کو زرقانی نے شرح میں ذکر کیا ہے) (۱)

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں پایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(۱۴) وحی

امام سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں ہے کہ اللہ تعالی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمایا:

قَدْ مَنَنْتُ عَلَيْكَ بِسَبْعَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهَا اِنِّي لَمْ اَخْلُقْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ۔

میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔ (۲)

---

(۱) (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه بحواله ابن سبع المقصد الاول ۱/٤٤)

(۲) (المنح المکیة فی شرح الهمزیة بحواله السراج البلقینی فی فتاویه ص ۱۲۱)



(۱۵) وحی

علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر میں، پھر امام قسطلانی وشامی وحلبی و دلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیفِ جلیلہ میں نقل کرتے ہیں کہ، رب تبارک وتعالی کتابِ شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرماتا ہے:

عَبۡدِی الَّذِی سَرَّتۡ بِهٖ نَفۡسِی اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ وَحۡیٌ فیُظۡهِرُ فی الامم عدلی ویوصیهم الوصایا وَلَایَضۡحَكُ ولایُسمَعُ صوتُهُ فِی الاسواقِ یَفۡتَحُ العُیُونَ العِوَرَ و الاٰذَانَ الصُمَّ ویُحۡیِی القلوبَ الغُلفَ ومَا اُعۡطِیهِ لَا اُعۡطِی اَحَدًا ،مُشَفَّح یَحۡمَدُ اللهَ حمدًا جدیدًا۔

میرا بندہ جس سے میں خوش ہوں۔ جس پر وحی اتاری گئی، وہ تمام امتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا اور انہیں نیک باتوں پر تاکید فرمائے گا، بے جا نہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا، اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا۔ مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔(۱)

---

(۱) (سبل الهدی والرشاد بیروت ۵۱۴/۱ المواهب اللدنیہ بیروت ۵۴/۲)

مشفع ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہم وزن اور ہم معنی

ہے یعنی بکثرت و بار بار سراہا گیا۔

(۱۶) وحی

علامہ فارسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات

میں چند آیات توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:

یَامُوْسٰی اِحْمَدْنِی اِذَا مَنَنْتُ عَلَیْكَ مَعَ كَلَامِیْ اِیَّاكَ

بِالْاِیْمَانِ بِاَحْمَدَ وَلَوْ لَمْ تَقْبَلُ الایمانَ بِاَحْمَدَ مَا

جَاوَرْتَنِی فِیْ دَارِیْ وَلَا تَنَعَّمْتَ فِیْ جَنَّتِیْ یَامُوْسٰی،

مَنْ لَمْ یُوْمِنْ بِاَحْمَدَ من جمیع المرسلین ولم

یُصَدِّقْهُ ولم یَشْتَقْ الیه كانت حسناتُه مردودةً

علیه ومَنَعْتُهُ حِفْظَ الحكمةِ ولا اُدخِلُ فی قلبه نورَ

الهُدٰی واَمْحُو اِسْمَهُ من النبوة یَامُوْسٰی مَنْ آمَنَ

بِاَحْمَدَ وصَدَّقَهُ اولئك هم الفائزون ومن كفر

بِاَحْمَدَ و كذَّبه من جمیع خَلْقِی، اولئك هم الخسرون

اولئك هم النادمون اولئك هم الغافلون۔

اے موسی! میری حمد بجا لا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ

اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا، اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا ،نہ میری جنت میں چین کرتا۔اے موسی تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اس کا مشتاق نہ ہو اسکی نیکیاں مردود ہوں گی، اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا، اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا، اور اس کا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا۔اے موسیٰ! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے، اور میری مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی زیاں کار، وہی ہیں پشمان، وہی ہیں بے خبر۔(۱)

الحمد للہ یہ دلائل خوب ظاہر فرماتے ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیۃ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں مذکور ہوا۔

وحی (۱۷)

بعض روایات میں ہے حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

---

(۱) (مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ ص ۳۵۵)

يَا مُحَمَّدُ أنتَ نورُ نورِی وَسِرُّ سِرِّی وَ كُنوزُ هِدَايَتِي وَخَزَائِنُ مَعْرِفَتِي جَعَلْتُ فِدَاء لَّكَ مُلْكِي مِنَ الْعَرْشِ إلىٰ مَا تَحتَ الأرْضِينَ كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأنَا أطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ۔

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز، اور میری ہدایت کی کان۔ اور میری معرفت کے خزانے! میں نے اپنا ملک عرش سے لے کر تحت الثری تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں یا محمد!۔(۱)



(۱) [فتاوی رضویہ ج30 ص198]

تابشِ دوم

شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبان حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

جلوہ اول

میرے پاس لوائے حمد ہو گا

حدیث[1]: امام حاکم وبیہقی کتاب الرؤیۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَنْتَظِرُ الفَرَجَ وَاِنَّ مَعِيَ لِوَاءَ الحَمْدِ اَنَا مَشٰى وَيَمْشِي النَّاسُ مَعِيَ حَتّٰى آتِيَ بابَ الجنة فأَستَفْتِحُ فيقال مَنْ هٰذَا فَاَقُولُ مُحَمَّدٌ، فيقال مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ، فاذا رايت ربي خَرَرْتُ لَهُ سَاجِدًا اَنْظُرُ اِلَيهِ۔

میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر

نہیں ،ہر شخص قیامت میں میرے ہی لوائے حمد کے نیچے
کشائش کا انتظار کرتا ہوگا ،اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا
،میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے ،یہاں تک کہ
در جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا۔پوچھا جائے گا: کون
ہے؟میں کہوں گا محمد کہا جائے گا: مرحبا محمد ﷺ کو۔پھر
جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر
پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔(۱)

بنی آدم کے سردار کے پاس چلو

حدیث[2]: امام احمد ،بزار ،ابو یعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت
جناب افضل الاولیاء الاولین والاخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سے حدیث شفاعت روایت کرتے ہیں کہ لوگ آدم ونوح و
خلیل وکلیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے
حضرت مسیح کے پاس حاضر ہوں گے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ
والسلام فرمائیں گے۔

---

(۱) (کنز العمال بحوالہ ک وابن عساکر عن عبادہ الصامت حدیث ۳۲۰۳۸ موسۃ الرسالہ
بیروت ۴۳۴/۱۱)

لَیْسَ ذَا کُمْ عِنْدِیْ وَلٰکِنْ اِنْطَلِقُوْ اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ۔

تمھارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔

لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل امین علیہ الصلوہ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے کے لیے بھیجیں گے ۔اللہ تعالی اجازت دے گا ۔حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ تک سجدہ میں رہیں گے ،اللہ تعالی فرمائے گا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی ،اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے فورا پھر سجدے میں گریں گے ،ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے ۔رب جل وعلا پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے ،جبرائیل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کریم سے عرض کرینگے

یَا رَبِّ جَعَلْتَنِیْ سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ اے رب میرے !تو نے مجھے بنی ادم کا سردار کیا اور کچھ فخر نہیں ۔(۱)

(۱) (مسند احمد حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵)

(مسند ابی یعلی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ علوم القران بیروت ۱/ ۵۹)

(موارد الظمان حدیث ۲۵۸۹ المطبعۃ السلفیہ ص ۶۴۳۶۴۲)

(کنز العمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ موسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴/ ۶۲۹۶۲۸)

رسولوں کے قائد

حدیث[3]: امام بخاری اپنی تاریخ میں اور دارمی بسندِ ثقات اور امام طبرانی اوسط میں اور بیہقی اور ابو نعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ۔

میں پیشوائے مرسلین ہوں، اور کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔(۱)

تمام عالمین کے سردار

حدیث[4]: حاکم و بیہقی فضائل الصحابہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ۔

میں تمام عالمین کا سردار ہوں۔(۲)

---

(۱) (سنن الدارمی ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل ۱/۳۱)

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۵/۴۸۰)

(التاریخ الکبیر حدیث ۲۸۳۷ دار الباز للنشر و التوزیع مکۃ المکرمۃ ۴/۳۸۶)

(۲) (مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) بحوالہ البیہقی العلمیۃ بیروت ۶/۱۶۸)

اس کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔ ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں یہی کہا اور اس کو برقرار رکھا۔

صحابہ کرام اور تذکرہ انبیاء کرام

حدیث[5]: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دراقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے، انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا: حضرت موسیٰ سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا: اور عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا: آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ

فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ

ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں واقعی وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے اللہ کے نجی اللہ ہونے پر، اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے پر، اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم کے اللہ کا برگزیدہ ہونے پر، اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں، سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں، قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس پر مجھے فخر نہیں اور قیامت کے دن میں پہلا وہ شخص ہوں گا جو شفاعت کرے گا اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور اس پر مجھے فخر نہیں اور میں پہلا وہ شخص ہوں گا جو جنت کی کنڈی ہلائے گا تو اللہ میرے لیے جنت کو کھول دے گا، پھر وہ مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور اس پر مجھے فخر نہیں اور میں اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ (۱)

---

(۱) [سنن ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ۳۶۱۶]

[سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل/۳۰]

اچھے گھرانے والے

حدیث[6]: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ ، وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا " قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، اس نے اس میں سے دو گروہوں کو پسند کیا، اور مجھے ان میں سب سے اچھے گروہ یعنی اولاد اسماعیل میں پیدا کیا، پھر اس نے قبیلوں کو چنا اور مجھے بہتر قبیلے میں سے کیا، پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان گھروں میں سب سے بہتر گھر میں کیا، تو میں ذاتی طور پر بھی ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں۔(۱)

---

(۱) (سنن الترمذی باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم الحديث ۳۶۰۷/۵ ۳۱۴)

قیامت میں ہر فضل میں آگے

حدیث[7]: صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

نَحنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (زادمسلم) وَنَحنُ اَوَّلُ مَن یَّدخُلُ الْجَنَّۃَ۔

ہم (زمانے میں) پچھلے ،اور قیامت کے دن ہر فضل میں آگے ہیں۔ مسلم میں یہ زیادہ ہے اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ

حدیث[8]: امام مالک ، بخاری ، مسلم ، ترمذی ، نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ لِی أَسمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِی الَّذِی یَمحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی، وَأَنَا الْعَاقِبُ

(۱) (صحیح البخاری کتاب الجمعہ باب هل علی من لا یشهد الجمعة غسل ۱/۱۲۳)

میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائیں جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی دنیا میں سب پیغمبروں کے بعد آنے والا ہوں۔(۱)

یعنی روزِ محشر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے براق

حدیث[9]: فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

تُبْعَثُ ناقةُ ثمودَ لصالح فيَرْكَبُها مِنْ عِنْدِ قبرِه حتى تَوافىٰ به المحشرَ قَالَ معاذ اِذَنْ تَرْكَبُ العَضْبَاء يَارسولَ الله ! قال لا، تَرْكَبُهَا اِبْنَتِي وَاَنَا عَلَى

---

(۱) (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الصف رقم الحدیث ۴۸۹۶، ۲/۷۲۷)
(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲/۲۶۱)
(سنن الترمذی ابواب الادب باب جاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۲۸۴۹ دار الفکر بیروت ۳۸۳۳۸۲/۴)

البُرَاقِ اِختَصَصتُ بِه مِن دونِ الانبیاءِ یومئذ ویُبعَثُ بلال عَلی ناقۃ من نُوقِ الجنۃِ یُنَادِی علی ظھرِ ھا بِالاَذَانِ فاذا سَمِعَتُ الانبیاءُ وامَمُھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحنُ نَشھَدُ علی ذٰلک۔

یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہوکر میدان محشر میں آئیں گے (فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فوراً ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اُس کے مقابل اِن کے لیے کیا ہے) اسی بناء پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اور یارسول اللہ! حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضباء پر سوار ہوں گے۔ فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا، اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال (رضی اللہ عنہ) کا حشر ہوگا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور ان کی امتیں اشھد ان لا الہ الا اللہ

واشهدان محمد الرسول الله سنیں گے سب بول اٹھیں
گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔(۱)

سبحان اللہ! جب تمام مخلوق اولین وآخرین ایک جگہ پرہوں گے اس وقت بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کی دُہائی پھرے گی۔ الحمدللہ! اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبیُ الانبیاء ہیں۔الحمد للہ تعالی، اس دن موافق ومخالف پر روشن ہوجائے گا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اوراس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جنتی لباس

حدیث[10]: امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اُكْسٰى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَقُوْمُ لَهَا الْبَشَرُ۔

مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر وعظمت کے لائق نہ ہوں گے۔(۲)

---

(۱) (تهذیب تاریخ دمشق الکبیر بحوالہ ابن زنجویہ ترجمہ بلال بن رباح ۳۱۲/۲)

(۲) (الاسماء والصفات للبیهقی باب ماجاء فی العرش والکرسی ۱۳۸/۲)

میں اور میری امت قیامت کے دن بلندیوں پر

حدیث[11]: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا وَاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ مُشْرِفِیْنَ عَلَی الْخَلَائِقِ مَامِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا وَدَّ اَنَّہٗ مِنَّا۔

میں اور میری امت روز قیامت بلندیوں پر ہوں گے سب سے اونچے، کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔(۱)

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

حدیث[12]: صحیح مسلم شریف میں اُبَیِّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیے، میں نے دو بار عرض کی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِی. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِی وَاَخَّرْتُ

(۱) (جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت الآیۃ ۲/ ۱۴۳ بیروت ۲/ ۱۳)
(الدالمنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ ۱۱/ ۳۱۸)

الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ إِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّهُمْ حَتَّی إِبْرَاهِیمُ۔

الٰہی! میری امت بخش دے، الٰہی! میری امت بخش دے اور تیسرا اس دن کے لیے اٹھا رکھا ہے جس میں تمام مخلوق میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔(۱)

فائدہ: مسندِ امام احمد وامام حکیم ترمذی نے روایت کی اور صحیحین میں بھی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی:

وإِنَّ إِبْرَاهِیمَ لَیَرْغَبُ فِي دُعَائِي ذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

یعنی حضور رسید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے۔(۲)

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

(۱) (صحیح مسلم کتاب الفضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل علی۔۔ ۱/۲۷۳)

(۲) (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ ۲/۹۳۲)

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ ۱/۱۱۳)

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۲۹۲)

احادیث الشفاعۃ

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ یعنی شفاعت کبری کی قبائے کرامت، اس مبارک اقامت یعنی ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی قدو بالا پر راست نہ آئی، نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہتِ عظمیٰ ومحبوبیتِ کبریٰ و اذنِ سفارش اوراختیارِ گزارش کی دولت پائی۔

تو وہ سب حدیثیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت پردلیل۔مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحاً سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ واالسلام کا عجز اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرت بیان فرمائی گئی۔

شفاعت کی حدیث امام احمد، امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

اور بخاری ومسلم وابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔

اور ترمذی وابن خزیمہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔

اورامام احمد وبزاروابن حبان وابویعلی نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے۔

اوراحمد وابویعلیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مرفوعاً روایت کی۔

اور عبداللہ بن مبارک وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے بسندِ صحیح

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی۔ [ان کے حوالے درج ذیل ہیں] (۱)

ان سب کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طوالت ہوجائے گی۔ لہذا میں [اعلیٰ حضرت] ان تمام احادیث کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کرکے اس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں، وباللہ التوفیق۔

---

(۱) (صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل ۲/۶۸۴و۶۸۵)
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ ۱/۱۱۱)
(مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۴۳۵و۴۳۶)
(سنن الترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ حدیث ۲۴۴۲ دار الفکر بیروت ۴/۱۹۶و۱۹۷)
(المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث ۴/۴۴۶تا۴۴۸)
(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ لما خلقت بیدی ۲/۱۱۰۱و۱۱۰۲)
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ ۱/۱۰۸تا۱۱۰)
(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ص ۳۲۹)
(سنن الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دار الفکر بیروت ۵/۹۹-۱۰۰)
(سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۵ دار الفکر بیروت ۵/۱۵۴)
(الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقمام المحمود ۲/۲۱۸تا۲۲۴)
(مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۱/۵)
(موارد الظمآن باب ماجاء فی البعث والشفاعۃ حدیث ۲۵۸۹ ص ۶۴۲و۶۴۳)
(مسند ابی یعلیٰ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ علوم القرآن بیروت ۱/۵۹)
(کنز العمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ الرسالہ بیروت ۱۴/۶۲۸و۶۲۹)
(مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیروت ۱/۲۸۱و۲۸۲)
(مسند ابی یعلیٰ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حدیث ۲۳۲۴ ج۳ ص ۵تا۷)
(المعجم الکبیر عن سلمان رضی اللہ عنہ حدیث ۶۱۱۷ ج۶ ص۲۴۸)
(السنۃ لابن ابی عاصم حدیث ۸۳۴ دار ابن حزم بیروت ص ۱۹۰تا۱۹۲)
(المصنف لابن ابی شیبۃ حدیث ۳۱۶۶۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/۳۱۲)

احادیث شفاعت کا مجموعہ

حدیث[13]:

روز قیامت اللہ تعالی اولین وآخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں گے۔ دن بہت لمبا ہوگا اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دی جائے گی۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا، پسینے آنے شروع ہوں گے۔

قدِ آدم [کے برابر] پسینہ تو زمین جذب ہوجائے گا پھراوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے اور غڑپ غڑپ کرینگے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ قُربِ آفتاب [سورج کے قریب ہونے کی وجہ سے] سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچے گا کہ کسی کی برداشت میں نہ رہے گا۔ رہ رہ کرتین گھبرائیں لوگوں کو اٹھیں گی۔ آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو ربّ کے پاس شفاعت کرے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں، ان کے پاس چلا جائے، پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے۔ اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا

ہے۔عرض کریں گے اے باپ ہمارے، اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا اور سب چیزوں کے نام سکھائے اور آپ کو اپنا صفی کیا۔آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔آدم علیہ الصلواۃ والسلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي۔

آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خوف ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے۔اپنے پدر ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں۔لوگ نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح اے نبی اللہ

آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا، اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي۔

میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے خلیل الرحمن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے۔ لوگ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کریں گے اے خلیل الرحمن، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا کر دے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال

کو پہنچے ۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ۔ میں اس قابل نہیں، یہ کام میرے کرنے کا نہیں ۔

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي.

آج مجھے اپنی جان کا تردّد ہے تم کسی اور کے پاس جاو۔ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں ۔فرمائیں گے ۔تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا، اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا۔لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی ، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے ، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے ، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں ۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہی ہوگا۔

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي،

اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى۔

مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے، تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح دکہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مُردے جلاتے تھے۔ آج لوگ مسیح علیہ الصلوۃ کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القاء فرمایا، اور اس کی طرف کی روح ہیں، آپ نے گہوارے میں کلام کیا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس اندوہ (غم) میں ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا۔

اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِىْ۔

مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے نہ کبھی ایسا کیا نہ کرے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے

اِئْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللهُ عَلٰی یَدَیْہِ وَیَجِیْءُ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا اِنْطَلِقُوا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِئْتُوا مُحَمَّدًا اَرَأَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَیْهِ هَلْ کَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِی الْوِعَاءِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ۔

تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ نے فتح رکھی ہے، اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے، اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اگر کسی مہر لگے ہوئے برتن میں کوئی سامان ہو، اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے، لوگ عرض کریں گے نہیں۔ فرمائیں گے:

اِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ. اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَلْیَشْفَعْ لَکُمْ اِلٰی رَبِّكَ۔

یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں (تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا۔) اور آج وہ یہاں تشریف فرما ہیں تم انہیں کے پاس جاؤ، چاہئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری شفاعت کریں۔
اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے، مصیبت کے مارے، ہاتھ پاؤں چھوڑے، چارطرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ، بیکس پناہ، خاتمِ دورہ رسالت، فاتحِ بابِ شفاعت، محبوبِ باوجاہت، مطلوبِ بلند عزت، ملجاءِ عاجزان، ماوٰی بیکساں، مولائے دوجہان، حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر آئیں گے اور بہزاراں ہزار نالہائے زار و دلِ بیقرار و چشمِ اشکبار یوں عرض کرتے ہیں۔

اَیَا مُحَمَّدُ ویانبیَّ اللهِ اَنْتَ الَّذِی فَتَحَ اللهُ بك وجئت فی هذا الیوم امناً اَنْتَ رَسُولُ اللهِ وخَاتمُ الانبیاءِ اِشْفَعْ لنا الی ربِّكَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا اَلا ترٰی الی مَانَحْنُ فِیْهِ اَلَا ترٰی ما قد بَلَغْنَا۔

اے محمد، اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتح باب کیا، اور آج آپ آمن و مطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے، حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں، حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے

ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

اَنَا لَهَا وَاَنَا صَاحِبُكُمْ میں شفاعت کے لے ہوں، میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈ پھرے۔ اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے۔

مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے۔

[اوّلا] اسے حق جل وعلا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور پہلے بارگاہِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں ابتداء یہیں آتے تو شفاعت پاتے۔ مگر اولین وآخرین وموافقین ومخالفین پر کیونکر کھلتا کہ یہ اعلیٰ منصب اسی سیدِ اکرم، مولائے اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاصہ ہے۔ جس کا دامن رفیع تمام انبیاء ومرسلین کے دستِ ہمت سے بلند وبالا ہے۔

پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ وتابعین وائمہ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔ پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھلادی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی

کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔

پھر باری باری حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے۔ جب مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو دیکھئے۔ وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے۔ یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔ تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے۔ یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت واشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں۔

[ثانیاً] سوالِ شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا، دیکھئے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کالشّمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجومِ رسالت ومصابیحِ نبوت یعنی انبیاء کرام میں افضل واعلٰی واعظم واولٰی وبلند وبالا عرب کا سورج، حرم کا چاند یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کے نور کے حضور [سامنے] ہر روشنی ماند ہے۔

اور حدیث شفاعت میں ان پانچ انبیاء کرام کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اوّل انبیاء وپدرِ انبیاء ہیں، اور دوسرے چار اولوالعزم رسول ہیں اور وہ سب انبیائے سابقین سے اعلٰی وافضل، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پر تفضیل [افضلیت]۔

نبیوں کے امام

حدیث[14]: بسندِ صحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

إذا كَانَ يَوْمُ القِيامَةِ كُنتُ إمامَ النَّبِيِّينَ وخَطِيبَهُمْ وصاحِبَ شَفاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔

جب قیام کا دن ہوگا تمام انبیاء کا امام اوران کا خطیب اوران کا شفاعت والا ہوں گا اور کچھ فخر نہیں (ﷺ)(۱)

انبیاء کرام کا حضور کی بارگاہ میں سوال کے لیے آنا

حدیث[15]: امام احمد بسندِ صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

إنِّي لَقائِمٌ أنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّراطِ، إذْ جاءَ عِيسَى، فَقالَ هٰذِهِ الأنْبِياءُ: قَدْ جاءَتْكَ يا مُحَمَّدُ

---

(۱) (مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۷/۵)
(سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۳ ۳۵۳/۵)
(سنن ابن ماجہ ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ ص ۳۳۰)
(المستدرک للحاکم کتاب الایمان دار الفکر بیروت ۷۱/۱)
(المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۳۱ العلمیۃ بیروت ۳۰۷/۶)

يَسْأَلُونَ، أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُونَ إِلَيْكَ، وَيَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ، إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللّٰهُ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُونَ فِي الْعَرَقِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيسَى: انْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ: ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَكٌ مُصْطَفًى، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى جِبْرِيلَ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ..

میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے ، اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آکر عرض کریں گے کہ اے محمد ! یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں ، پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا ، اور کافروں کو اس سے موت

گھیر لے گی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں گے : اے عیسٰی ! آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں ۔ پھر حضور زیرِ عرش جا کر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔ اللہ تعالی جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جاؤ اور عرض کرو کہ سر اٹھائیں اور سوال کریں، سوال پورا کیا جائے گا اور شفاعت کریں قبول کی جائے گی۔(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے جنت کے دروازے کا کھلنا

حدیث[16]: مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لاَ أَفْتَحَ لأَحَدٍ قَبْلَكَ

میں روز قیامت درِ جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا ، داروغہ

---

(۱) (مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۷۸/۳)

(الترغیب والترھیب بحوالہ احمد فصل فی الشفاعۃ وغیرھا مصر ۴۳۶/۴)

عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤں گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔(۱)

امام طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا:

لاَ أَفْتَحُ لأَحَدٍ قَبْلَكَ ولا أَقُومُ لِأَحَدٍ بعدَكَ۔

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔(۲)

سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں داخلہ

حدیث[17]: ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ مَن یَّدْخُلُ الجَنَّةَ ولا فخرَ۔

میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہوں گا۔اور کچھ فخر نہیں۔(۳)

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ ۱/۱۱۲)

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۳۶)

(۲) (انسان العیون المعروف بالسیرۃ حلبیۃ باب حین المبعث۔۔بیروت ۱/۲۳۱)

(۳) (دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجز الاول ص ۱۳)

میری امت سب سے زیادہ ہوگی

حدیث[18]: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

وَأَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وأنا أوَّلُ من يَقْرَعُ بابَ الجَنَّةِ

روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا، سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔(۱)

سب سے بلند منبر والے

حدیث[19]: صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ لِكلِّ نبيٍّ يومَ القيامة منبر من نور وانى لَعَلى اطولِها وانورِ ها فيَجِيئُ مُناد ينادى اينَ النَّبِيُّ الأُمِّي قال فيقول الانبياء، كلُّنَا نبى امى فالى ايّنا اُرسِلُ فيرجع الثانية فيقول اينَ النَّبِيُّ الأُمِّي

(۱) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة ۱/۱۱۲)

العربی قَالَ فیَنْزِلُ محمد صلی الله تعالی علیه وسلم حتی یَأْتِی بابَ الجَنَّةِ فیقرعه(و ساق الحدیث الی ان قال)فیفتح له فیدخل فیتجلی له الرب تبارك وتعالی ولا یتجلی لشیئ قبله فیَخِرُّ له ساجدا۔

قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا ،اور میں سب سے زیادہ بلند ونورانی منبر پر ہوں گا ،منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ؟ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے ،منادی واپس جائے گا ،دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا : کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے ،دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے ،اللہ تعالی ان کے لئے تجلی فرمائے گا اوران سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے ۔(۱)

---

(۱) (موارد الظمان باب جامع فی البعث والشفاعة حدیث ۲۵۹۱ ص ۶۴۳ و ۶۴۴)

(الرغیب والترهیب بحواله صحیح ابن حبان فصل فی الشفاعة مصر ۴/۴۴۰)

پل صراط سے سب سے پہلے گزرنے والے

حدیث[20]: بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ.

جب جہنم کے اوپر صراط رکھا جائے گا میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔(۱)

جنت کا دروازہ کھلوانے والے

حدیث[21]: صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور تصانیفِ طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ

---

(۱) (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل السجود قدیمی کتب خانہ ۱/۱۱۱)
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات رؤیۃ المومنین الخ ۱/۱۰۰)

لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلاً مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى عليه السلام الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى عليه السلام فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ. فَيَقُولُ عِيسَى عليه السلام لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ. فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ هذا حديث مسلم۔

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اوران کا فیصلہ ہو چکے گا، جنت ان سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ اللہ تعالی سے عرض کر کے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے۔آدم علیہ السلام عذر کریں گے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں

گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسٰی روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں

فَیَقُوْلُ اَدُلُّکُمْ عَلَی العَرَبِیِّ الاُمِّیِ فَیَأتُونِی فَیَأْذَنَ اللّٰہُ لِی اَنْ اَقُوْمَ اِلَیْہِ فَیَثُورُ مَجْلَسِی مِنْ اَطْیَبِ رِیْحٍ مَا شَمَّھَا اَحَدٌ قَطُّ حتی اٰتِیَ رَبِّی فَیَشْفَعُنِی وَیَجْعَلُ لِی نُورًا مِنْ شعرِ رأسِی الی ظفرِ قَدَمِی۔

مگر تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے، اللہ تعالٰی مجھے اذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کردے گا۔(۱)

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ ۱/۱۱۲)
(الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقام المحمود ۲/۲۲۲)
(الدر المنثور بحوالہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۴/۲۲ بیروت ۵/۱۷)
(کنز العمال بحوالہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ حدیث ۲۹۹۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/۲۶و۲۷)

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی امت

حدیث[22]: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

الجنةُ حرِّمَت عَلَى الانبياءِ حَتّٰى اَدْخُلَها وحُرِّمَتْ علی الاُمَمِ حتی تَدْخُلَها اُمَّتِي۔

جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔ اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہودی کو تھپڑ مارنا

حدیث[23]: امام مکحول تابعی سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ قرض تھا۔ اس سے فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اس کے تھپڑ مارا۔ یہودی نے بارگاہ رسالت

(۱) (المعجم الاوسط حدیث ۹۴۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۱/۵۱۳ و ۵۱۲)

میں نالش [شکایت کرنے] آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کو تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا او یہودی! آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں، اور میں حبیب اللہ ہوں۔

بل یا یہودیُّ تُسَمّی اللہُ بِاِسْمَیْنِ سَمّی بھا اُمَّتِی، ھُوَ السَّلامُ وسَمَّی بھا امتِی اِلمسلمین وھو المُؤمِنُ وسَمّی بھا امتِی المؤمنین بل یا یہودی اِنَّ الجنةَ مُحَرَّمَة عَلَی الانبیاءِ حتی اَدْخُلَھَا و مُحَرَّمَة علی الاُمَمِ حتی تَدْخُلَھا اُمَّتِی۔

بلکہ او یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے۔ اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا۔ بلکہ او یہودی! بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں۔ اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔(۱)

---

(۱) (المصنف لابن ابی شیبة کتاب الفضائل حدیث ۳۱۷۹۳ دار الکتب العلمیة بیروت ٦/ ۳۳۱و۳۳۲)

میرے لیے وسیلہ مانگو

حدیث[24]: امام احمد، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

سَلُوا لِیَ الْوَسِیلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِی إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ

اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایانِ شان نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔(۱)

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ ۱/۱۶۶)

(سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۱۴ بیروت ۵/۳۵۳و۳۵۴)

(سنن ابی داود کتاب الصلوۃ باب مایقول اذا سمع المؤذن ۱/۷۷)

(سنن النسائی کتاب الاذان باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱/۱۱۰)

(مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو بن عاص بیروت ۲/۱۶۸)

وسیلہ کیا ہے

حدیث[25]: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا:

أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ

بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد۔ امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔(۱)

علماء فرماتے ہیں خدا ورسول جس بات کو امید وترجی کے کلمہ سے بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلامِ اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لیے ہے۔ زرقانی نے صاحب نور سے انہوں نے اپنے بعض شیوخ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی اقسام کے بارے میں ذکر کیا۔

سب سے اولی واعلی ہمارا نبی

حدیث[26]: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(۱) (سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۱۲/۵ ۳۵۳)

ان اللهَ رَفَعَنِی یوم القیامة فی اعلیٰ غرفة من

جناتِ النعیمِ لیسَ فوقِی الّاحملة العرشِ۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے روز قیامت جنت النعیم کے سب غرفوں سے

اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش

ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔(۱)

جلوہ سوم ارشادات انبیائے عظام وملائکہ کرام

حدیث[27]: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی طویل حدیث مروی

ہے اسی میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثناء کی اور اپنے

فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔

الحمدُ للہ الذی اَرسَلَنِی رحمةً لِلعالمینَ وکافةً

للناسِ بشیرًا و نذیرًا وانزلَ علی الفرقانَ فیه

تبیانُ لکُلِّ شیئ وجَعَلَ امتی خیرَ امة اُخرِجَتْ

(۱) (الخصائص الکبزی بحوالہ کتاب الرد علی الجھمیة باب اختصاصه صلی اللہ علیہ وسلم بالکوثر الخ مرکز اھلسنت ۲/۲۲۶)

للناس و جَعَلَ امتی امۃ وَّسَطا و جَعَلَ امتی ھم الاولون والاخرون وشَرَحَ لی صدری ووَضَعَ عَنِّی وِزْرِی وَرَفَعَ لِی ذِکْرِی وجَعَلَنِی فاتحًا وخاتمًا۔

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافہ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا اور اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل، اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی۔ اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بوجھ اتارلیا۔ اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا۔ اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

جب حضور اقدس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا: بِھٰذا فَضُلَ مُحَمَّدٌ۔

اسی لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا سَلْ، مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضور نے انبیاء کے فضائل عرض کئے کہ تو نے انہیں یہ کرامتیں دیں، حق جل وعلا نے حضور کے فضائل

اعلیٰ واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا:

فَضَّلَنِي رَبِّيْ: مجھے میرے رب نے افضل کیا۔ اور اپنے فضائل وخصائص عظیمہ بیان فرمائے۔ یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔(۱)

مشارق ومغارب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی افضل نہیں

حدیث[28]: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

قال لي جبريلُ قَلَّبْتُ الارضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَها فلمْ اَجِدْ رَجُلا اَفْضَلَ مِن محمد ولم اَجِدْبَنِي اَبٌ اَفْضَلُ مِنْ بني هاشم۔

جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے مشرق ومغرب ساری

---

(۱) (دلائل النبوة للبيهقي باب الدليل على ان النبي صلى الله عليه وسلم عرج به الى السماء الخ دار الكتب العلمية بيروت ۲/۴۰۰تا۴۰۳)

(الدر المنثور بحواله ابن مردويه وابن ابى حاتم وغيرهما تحت الآية ۱/۱۷ دار احياء التراث العربى بيروت ۵/۱۷۶تا۱۷۹)

(الخصائص الكبرى بحواله ابن جرير وابن ابى حاتم وابن مردويه وابويعلى والبيهقى باب خصوصيته باسراء الخ ۱/۱۷۳تا۱۷۵)

زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔(۱)

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے عزیز

حدیث[29]: حضرت عبداللہ بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے، اچانک ایک ابر [بادل] آیا، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَلَّمَ عَلَيَّ مَلَكٌ ثُمَّ قَالَ لِي لَمْ أَزَلْ أَسْتَأْذِنُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَائِكَ حَتَّى كَانَ هذا أَوَانَ أَذِنَ لِي وَإِنِّي

---

(۱) (المعجم الاوسط حدیث ٦٢٧١ مكتبة المعارف رياض ٧/١٥٥)

(المواهب اللدنية بحواله ابی نعیم طهارة نسبه من السفاح المكتب الاسلامي بيروت ١/٨٧و٨٨)

(دلائل النبوة باب ذكر شرف رسول الله صلى الله عليه وسلم ونسبه دار الكتب العلمية بيروت ١/١٧٦)

(الخصائص الكبرى باب اختصاصه صلى الله عليه وسلم بطهارة نسبه مركز اهلسنت ٢/٣٨)

(الفردوس بمأثور الخطاب حديث ٤٥١٦ دار الكتب العلمية بيروت ٣/١٨٧)

(فيض القدير شرح الجامع الصغير تحت حديث ٦٠٧٤ دار الكتب العلمية بيروت ٤/٦٥٤و٦٥٥)

(۲) (المواهب اللدنية طهارة نسبه من السفاح المكتب الاسلامي بيروت ١/٨٨)

أُبَشِّرُكَ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْكَ

مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے میں اپنے رب عزوجل سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا، میں حضور کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔(۱)

ہر نبی کے کمال والے

حدیث[30]: امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قصہِ ولادتِ اقدس میں فرماتی ہیں:

مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب ان کے چہروں سے طلوع کرتا ہے، ان میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس[کان مبارک] میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے۔اے محمد! مژدہ ہو کہ

فَمَا بَقِيَ لِنَبِيٍّ عِلْمٌ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِيْتَهُ فَاَنْتَ اَكْثَرُهُمْ عِلْماً وَاَشْجَعُهُمْ قَلْباً ،مَعَكَ مَفَاتِيْحُ النُّصْرَةِ قَدْ اُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ لَايَسْمَعُ اَحَدٌ بِذِكْرِكَ اِلَّا

(۱) (الجامع الصغیر بحوالہ ابن عساکر حدیث ۴۶۹۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۸۹)

وَجَلَ فؤادُہ وخَافَ قلبُہ وان لَمْ یَرَكَ یا خلیفةَ اللہ۔

کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو، تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں، حضور کو رعب دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے، جو حضور کا نام پاک سنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگر چہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب!۔

ابن عباس فرماتے ہیں: کان ذٰلک رضوان خازِنُ الجنانِ۔

یہ رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام داروغہ جنت تھے۔(۱)

معراج کا براق

حدیث[31]: امام احمد، ترمذی، عبد بن حمید، ابن مردویہ، بیہقی، ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور ابن سعد عبداللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہن سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

شب اسریٰ جب حضو اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہوناچاہا وہ چمکا،

---

(۱) (الخصائص الکبری باب ماظھر فی لیلة مولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المعجزات والخصائص ۱/۴۹)

جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا

:اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا اَلَا تَسْتَحْيِيْنَ يا براق اُسْكُنِي

فَوَاللهِ مَارَكِبَكَ خَلْقٌ قَطُّ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ۔

کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی، اے براق! تجھے شرم نہیں

آتی۔ ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو

اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔

فَارْفَضَّ عِرْقًا۔ اس کہنے سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا۔

یہ روایت بطریق قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی تھی۔(۱)

---

(۱) (سنن الترمذی ابواب التفسیر باب سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۴۲ دار الفکر بیروت ۹۰/۵)
(الدر المنثور بحوالہ احمد و عبد بن حمید و الترمذی و ابن مردویہ و ابی نعیم و البیہقی تحت الآیۃ ۱۸۴/۵ ۱۷)
(الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱۵۶/۱)
(الدر المنثور بحوالہ ابن سعد و ام سلمہ و ام ھانی و عائشہ و ابن عباس تحت الآیۃ ۱۷/۱ بیروت ۵ /۱۸۳)
(الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الهند ۱۷۹/۱)
(الدر المنثور بحوالہ البزار عن علی تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۲/۵)
(البحر الزخار (البزار) حدیث ۵۰۸ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ ۱۴۶/۲)

احادیث امامۃ الانبیاء

حدیث[32]: معراج کی رات حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا، حدیثِ ابو ہریرہ، حدیثِ انس، حدیثِ ابن عباس، حدیثِ ابن مسعود، حدیثِ ابی لیلیٰ، حدیثِ ابو سعید وحدیثِ ام ہانی، حدیثِ ام المومنین عائشہ صدیقہ، حدیثِ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں ہے حضور سید المرسلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو جماعت انبیاء میں دیکھا۔ موسیٰ وعیسیٰ وابراہیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا۔

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ پھر نماز کا وقت آیا میں نے امامت فرمائی۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے:

جُمِعَ لِیَ الانبیاءُ فَقَدَّمَنِی جبریلُ حِیْنَ فَاَمَمْتُھُمْ:

میرے لئے انبیاء جمع کئے گئے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے امامت فرمائی۔(۲)

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ الخ ۱/۹۶)

(۲) (سنن النسائی کتاب الصلوٰۃ فرض الصلوۃ الخ ۱/۷۸)

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے امام واسطی روایت کرتے ہیں کہ جبریل نے اذان کہی۔

نَزَلَتْ الْمَلٰئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ وَحَشَرَاللّٰهُ لَهُ الْمُرْسَلِيْنَ فَصَلّٰى النَّبِيُّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بِالْمَلٰئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

اور آسمان سے فرشتے اترے اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرما کر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ ومرسلین کی امامت فرمائی۔(۱)

سب سے زیادہ اجر والے

حدیث[33]: شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی:

اَطْمَعُ اَنْ اَكُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِيَاءِ اجراً يومَ القيامةِ۔

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔(۲)

(۱) (الدر المنثور بحوالہ الواسطی تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۹/۵)

(۲) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیمۃ ۱۶۹/۱)

انبیاء کرام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے

حدیث[34]: شفاء شریف میں منقول ہے:

اَمَا تَرْضُونَ اَنْ یَکُونَ ابراھیمُ وعیسٰی کلمۃُ اللہِ فِیْکُمْ یومَ القِیامۃِ ثُمَّ قَالَ اِنَّھُمَا فِی اُمَّتِی یومَ القِیامۃِ۔

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ و عیسٰی روز قیامت تم میں شمار کئے جائیں۔ پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت ہوں گے۔(۱)

آپ کو وہ ملا جو کسی کو نہ ملا

حدیث[35]: افضل القریٰ میں شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور سے عرض کی، مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں، اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا۔

حَبَّاکَ اللہُ بِمَا لَمْ یُحَبُّ بہ احدٌ مِنْ خَلْقِہٖ لَامَلَکاً

---

(۱) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیمۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۶۹)

مقرباً ولا نبیاً مرسلًا۔

اور اللہ عزوجل نے آپ کو وہ دیا کہ سارے جہان میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو، نہ کسی مرسل نبی کو۔(۱)

اللہ تعالی کے ساتھ وقتِ خاص

حدیث[36]: بعض احادیث میں مذکور ہے:

لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَلَکٌ ولا نبی مرسلٌ۔

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔اس کو شیخ نے مدارج النبوۃ میں ذکر فرمایا ہے۔(۲)

جبریل امین کا سلام

حدیث[37]: حضرت ملا علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

(۱) (افضل القری لقراء ام القری تحت الشعر ۱ المجمع الثقافی ابو ظهبی ۱/۱۲۱)

(۲) (الاسرار الموضوعة حدیث ۷۶٤ دار الکتب العلمیة بیروت ص ۱۹۷) (الاسرار الموضوعة حدیث ۷٦٤ دار الکتب العلمیة بیروت ص ۱۹۷)

(کشف الخفاء حدیث ۲۱۵۷ دار الکتب العلمیة بیروت ۲/۱۵٦)

فرمایا جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ،

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاظَاهِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَاطِنُ۔

اے اول آپ پر سلام ، اے آخر آپ پر سلام ،اے ظاہر آپ پر سلام، اے باطن آپ پر سلام۔

میں نے کہا: اے جبریل ! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں ؟ عرض کی : میں نے خدا کے حکم سے حضور کو کیوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور اول نام رکھا ہے کہ حضور سب انبیاء سے پیدائش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں۔

اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتے اور روشن چراغ۔

اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا، تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد۔ اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی فَضَّلَنِی عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ حَتّٰی فِیْ اِسْمِی وَصِفَتِی۔

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت ہیں۔

یوں ہی نقل کیا ہے اور کہا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور اس کا ظاہر یہ ہے کہ تلمسانی نے ابن عباس تک اپنی سند کے ساتھ اس کی تخریج کی۔(۱)



(۱) (شرح الشفاء للملا علی القاری فصل فی تشریف اللہ تعالٰی بما سماہ الخ دار الکتب العلمیة بیروت ۱/۵۱۵)

تابشِ سوم حدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی ورسول نے نہ پائے۔ اورانکی وجہ سے اپنا تمام انبیاء پرفضیلت پاناذکرفرمایا۔ یہ روایت متواتر المعنٰی ہے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا: ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیثِ حذیفہ وعلی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوائے حدیثِ جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین [بخاری ومسلم] میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا۔ تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا:

ابوہریرہ، حذیفہ، ابودرداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو، ابوذر، ابن عباس، ابوموسیٰ اشعری، ابوسعید خدری، مولاعلی، عوف

بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کا ملاً میرے پیش نظر ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ سے سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفراللہ لہ نے ان کے کلام پر اطلاع سے اس کا شمار تیس تک پایا والحمد للہ رب العٰلمین۔

یہاں مضمون کے لمبا ہوجانے کے خوف سے صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ پر تفضیل ملی، مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل وللہ الحمد۔

[1]: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے:

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ۔

میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا۔(۱)

[2]: عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے۔ جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ ۱/۱۹۹)

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ البزار باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲/۱۹۶)

ہیں بیان فرمائیے۔

فَبَشَّرَنِی بِعَشْرٍ لَمْ یُؤْتَهَا نَبِیٌّ قَبْلِی۔

پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔

ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔(۱)

ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں، کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں تین، کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ میں اڑھائی سو کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص جمع کئے۔ اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے۔ اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے۔ پھر تمام علوم عالمِ اعظم حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں۔

---

(۱) (الخصائص الکبزی باب اختصاصہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ مرکز اہلسنت گجرات الہند ۲/۱۸۸)

جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا ہے۔ بیشک رب ہی کی طرف منتہیٰ ہے۔ جس نے انہیں ہزاروں فضائلِ عالیہ وجلائلِ غالیہ دیئے، اور بے حد وبے شمار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رکھے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔

اور بیشک پچھلی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہے۔(۱)

اسی لئے حدیث میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَا اَبَابَكْرٍ لَمْ يَعْلَمْنِي حَقِيقَةً غَيْرُ رَبِّي۔

اے ابوبکر! مجھے ٹھیک ٹھاک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا اس کو علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر فرمایا ہے۔(۲)



---

(۱) [الضحیٰ:۴]

(۲) (مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۲۹)

تابشِ چہارم آثارِ صحابہ

تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے

[1]: امام بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّ مُحَمَّداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق الٰہی سے عزت وکرامت میں زائد ہیں۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے دلِ مصطفیٰ کو اپنے لیے چنا

[2]: امام احمد، بزار، طبرانی بسند ثقات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّ اللہَ تَعَالٰی نَظَرَ اِلٰی قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مِنْھَا قَلْبَ مُحَمَّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَاصْطَفَاہُ

---

(۱) (الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲/۱۹۸)

لِنَفْسِہٖ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو ان میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذات کریم کے لیے چن لیا۔(۱)

سب سے زیادہ مرتبے والے

[3]: امام دارمی وبیہقی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّ اَکْرَمَ خَلِیقَۃِ اللہِ عَلَی اللہِ اَبُو القَاسِمِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ ووجاہت والے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔(۲)

---

(۱) (مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۷۹)

(البحر الزخار (مسند البزار) مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث ۱۷۰۲ ۵/۱۱۹)

(المعجم الکبیر حدیث ۸۵۹۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۹/۱۲۱)

(۲) (الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/۱۹۸)

آمدِ حضور کے بارے میں راہب کی خبر

[4]: حضرت زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے: میں شام میں تھا، ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے۔ کہا: تو تم دین ابراہیم چاہتے ہو، اے اہل مکہ کے بھائی! تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہیں ملے گا، اپنے شہر کو چلے جاؤ۔

فَاِنَّ نَبِیًّا یُبْعَثُ مِنْ قَوْمِكَ فِی بَلَدِكَ یَأْتِی بِدِیْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِالْحَنِیْفَةِ وَهُوَ اَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ۔

کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا، وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو عزیز ہے۔(۱)

یہ زید بن عمرو موحدانِ جاہلیت سے ہیں، اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اَجلّہ صحابہ وعشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

---

(۱) (الطبقات الکبرٰی ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/۱۶۲)

درختوں کا جھکنا اور بادلوں کا سایہ کرنا

[5]: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب چند سردارانِ قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے، حضور پرنور سید المرسلین ﷺ ہمراہ تشریف فرماتھے، جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کران کے پاس آیا، اور اس سے پہلے جو قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا، نہ اصلا متوجہ ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور ﷺ تک پہنچا۔ حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا:

هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ۔

یہ تمام جہان کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کے لئے رحمت بھیجے گا۔ سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے؟ کہا: جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے، اور وہ نبی کے سوا دوسروں کو سجدہ نہیں کرتے، اور میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں، ان کے استخوانِ شانہ [کاندھے] کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا لایا، حضور تشریف نہ رکھتے تھے، آدمی

طلب کو گیا، تشریف لائے، ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا:

اُنْظُرُوا اِلَیْہِ غُمَامَۃ تَظِلُّہٗ۔

وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے۔ قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف فرما ہوئے، فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا:

اُنْظُرُوا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَۃِ مَالَ اِلَیْہِ۔

وہ دیکھو پیڑ کا سایہ انکی طرف جھکتا ہے۔ (۱)

شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا اور امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں: رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔ (۲)

---

(۱) (الخصائص الکبزی باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برکات رضا ھند ۱/۸۳)

(سنن جامع الترمذی کتاب المناقب حدیث ۳۳٦٤۰ /۳۵٦و۳۵۷ بیروت)

(المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب المغازی حدیث ۷۳٦۵۳۰ /۳۲۸ العلمیۃ بیروت)

(المستدرک کتاب التاریخ استغناء آدم علیہ السلام ۲/٦۱۵ بیروت)

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام ۱/۵۳)

(۲) (الخصائص الکبزی باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی طالب الی الشام ۱/۸٤)

جِنّ کی خبر

[6]: ابو نعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے، ہاتفِ جن نے انہیں بعثت حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا، کہا:

قَدْ صَدَقُوْكَ، يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ وَمُهَاجِرُهُ الْحَرَمُ وَهُوَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءُ۔

جِنوں نے تجھ سے سچ کہا، حرم سے ظاہر ہونگے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے، اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔(۱)

بت کا نعتیہ قصیدہ پڑھنا

[7]: ابن عساکر ابو نعیم خرائطی بعض صحابہ سے روایت ہے کہ ہم ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ [جج] کیا تھا۔ اچانک ایک ہاتف [غیبی آواز] نے پکارا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ ذُوُوا الْاَجْسَامِ مَا اَنْتُمْ وَطَائِشُ الْاَحْكَامِ

وَمُسْنِدُ الْحُكْمِ اِلَى الْاَصْنَامِ هٰذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْاَنَامِ

(۱) (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابو نعیم باب ماسمع من الکہان ۱/۱۰۷)

اَعْدَلُ ذِی حُکْمٍ مِنَ الْاَحْکَامِ یَصْدَعُ بِالنُّوْرِ وَبِالْاِسْلَامِ

اے بت پرست لوگو! تم احکام کو بیان کرنے والے نہیں ہو، اپنا مقدمہ بتوں کے پاس لے جانے والے ہو۔ یہ نبی ہے جو کائنات کا سردار ہے، احکام کے فیصلے کرنے میں سب سے بڑا عادل ہے، نور اسلام کو کھول کر بیان کرتا ہے، لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہے، بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ظاہر ہونے والا ہے۔

ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی۔ حضور اقدس ﷺ مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے، میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔(۱)

کہانت کا متغیر ہونا

[8]: امام خرائطی اور علامہ ابن عساکر، حضرت مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور سید المرسلین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر چل رہا تھا کہ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے سے کہانت کیسے متغیر ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول

---

(۱) (تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاحبار بنبوتہ ۳/۲۵۷ دار احیاء التراث بیروت)

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر ماسمع من الجن الخ ۱/۳۳ و ۳۴ عالم الکتب بیروت)

(الخصائص الکبزی باب ماسمع من الکھان والاصوات مرکز اھلسنت ۱/۱۰۷)

اللہ! ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور کی خدمت میں
عرض کروں ۔ ہماری ایک کنیز تھی خاصہ اس کا نام ، کہ ہمارے علم میں
ہر طرح نیک تھی، ایک دن آکر بولی: ایک گروہ دوس! تم مجھ میں کوئی
بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا: بات کیا ہے؟ کہا: میں بکریاں چراتی تھی،
دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے
پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے، جب ولادت کے دن قریب آئے ایک
عجیب الخلق لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی
خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا، ایک دن لڑکوں میں کھیلتے
کھیلتے کودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلایا! اے خرابی
! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں ان میں خوبصورت
خوبصورت نوعمر۔ یہ سن کر ہم سوار ہوئے، ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا
غنیمت لوٹی ۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں
دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں
کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے، مجھے اس گھر میں
تین دن بند کردو۔ ہم نے ایسا ہی کیا، تین دن پیچھے کھولا، دیکھیں تو وہ
ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قوم دوس!

حُرِسَتِ السَّمَاءُ وَخَرَجَ خَيْرُ الأَنْبِيَاءِ۔

آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا۔ ہم نے کہا: کہاں؟ کہا: مکہ میں، اور میں مرنے کو ہوں، مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کردینا، مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی، جب ایسا دیکھو

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ (تیرے نام سے اے اللہ!) کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہورِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خبر لائے۔(۱)

اگرچہ یہ قول اس جنی اور حقیقۃً اس جن کا تھا جس نے اسے خبر دی، مگر ممکن تھا کہ اسے احادیثِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گنا جاتا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اور انکار نہ فرمایا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا خواب

[9]: ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں: جب میرے حمل کو چھ مہینے گزرے ایک شخص نے سوتے میں مجھے

---

(۱) (تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاخبار بنبوتہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۵۶/۳)
(الخصائص الکبری بحوالہ الخرائطی و ابن عساکر باب حراسۃ السماء ۱۱۱/۱)

ٹھوکر ماری اور کہا:

يَا آمِنَةُ اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعَالَمِيْنَ طَرًا فَاِذَا وَلَدْتِهِ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا۔

اے آمنہ! تمھارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے۔ جب وہ پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔(۱)

[10]: ابو نعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِهِ فَسَمِّيْهِ اَحْمَدَ اَوْ مُحَمَّدًا۔

تمھارے حمل میں بہترین عالم وسردار عالمیاں ہیں، جب پیدا ہوں ان کا نام احمد ومحمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔(۲)

---

(۱) (الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ ۱/۴۸)

(۲) (دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الحادی عشر عالم الکتب بیروت ۱/۴۰)

ابو نعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

انك قد حملت بخير البرية وسيد العالمين فاذا ولدته فسميه احمد او محمدا

تمہارے حمل میں بہترین عالم وسردار عالمیاں ہیں، جب پیدا ہوں ان کا نام احمد ومحمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔(۱)

ابن سعد اور حسن بن جراح حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالی علیہا سے فرمایا: مجھ سے خواب میں کہا گیا:

اِنّكَ سَتَلِدِينَ غُلَامًا فَسَمِّيهِ احمد وَهُوَ سَيِّدُ العَالَمِينَ

عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا، وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔(۲)

---

(۱) (دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الحادی عشر عالم الکتب بیروت ۱/ ۴۰)

(۲) (الطبقات الکبری ذکر علامات النبوۃ الخ دار صادر بیروت ۱/ ۱۵۱)

تمام اہل سموات کی امامت

[11]: حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی۔ جبریل براق لے کر حاضر ہوئے حضور سوار ہوکر اس حجاب عظمت تک پہنچے جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے۔ پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی ،اللہ تعالی نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق فرمائی ،پھر فرشتے نے حضور پرنور رسول ﷺ کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔حضور نے تمام اہل سموات کی امامت فرمائی۔ جن میں آدم ونوح علیہما الصلوۃ والسلام بھی شامل تھے۔

فَیَوْمَئِذٍ اَکْمَلَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الشَّرَفَ عَلٰی اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

اس روز حق تبارک وتعالی نے محمد ﷺ کا شرف عام اہل آسمان وزمین پر کامل کردیا۔(۱)

---

(۱) (البحر الزخار (مسند البزار) حدیث ۵۰۸ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ ۲/۱۴۶۱۴۷)

(کشف الاستار عن زوائد الطزار بدء الاذان حدیث ۵۲ بیروت ۱/۱۷۸و۱۷۹)

(الخصائص الکبری باب ذکرہ فی الاذان فی عہد آدم مرکز اہلسنت ہند ۱/۱۶۴)



نور الختام

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس کے آخر میں اسی مبارک رسالہ کا مختصر تعارف تحریر فرمایا اس کے بعض گوشے پیش خدمت ہیں۔

الحمدللہ کہ کلام اپنے منتہیٰ کو پہنچا۔ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت جاوزت پر مبنی تھا یعنی بہت طویل تھا۔ اکثر حدیثوں کو لکھنے میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا۔ مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔

آگے فرماتے ہیں کہ ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولیٰ علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے ماثور، اور سب میں پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور۔

امید ہے کہ اس خاتمِ خلافتِ نبوت فاتحِ سلاسلِ ولایت [حضرت علی] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ میں حضور پرنور، عفوغفور، جواد، کریم، رؤف، رحیم، صفوحِ زلات، مقیل عثرات، مصحح حسنات، عظیم الھبات، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرفِ قبول پائے۔ اورحق تبارک وتعالیٰ کا تبُ وسائل وعامہ مومنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی تصانیف سے نفع پہنچائے۔

انه ولی ذٰلك والقدیر علیه والخیر كله له وبیدیه
واٰخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العٰلمین ، والصلوٰة
والسلام علی سید المرسلین محمد واٰلهٖ واصحابه
اجمعین، سبحٰنك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا
انت استغفرك واتوب الیك والحمدلله رب
العٰلمین۔

بے شک وہ اس کا مالک اوراس پر قادر ، بھلائی سب اس
کے لئے ہے اوراس کے دست قدرت میں ہے ، اور ہماری
دعا کا اختتام اس پر ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں
جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ درودوسلام نازل ہو رسولوں
کے سردار محمد مصطفی پر، آپ کی آل پر اورآپ کے تمام اصحاب
پر۔ تجھے پاکی ہے اے اللہ ! میں تجھ سے مغفرت طلب
کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اورسب تعریفیں اللہ
تعالیٰ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ختم ہوا۔
اس رسالہ کی قبولیت میں دو بشارتیں ملاحظہ کیجئے۔

خواب میں فتح کی بشارت

الحمدللہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ جب یہ رسالہ لکھا جارہا تھا میں [مصنف] نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں، چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں چپ کرادیا کہ وہ ذلیل ورسوا ہوکر چلے گئے۔ پھر میں نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے، دروازہ سے کے آگے چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے، اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) میں ابھی اس سیڑھی سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خنزیر اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا، جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا، اس کی ماں نے اسے دوڑ کر روکا، اور غالباً اس کے منہ پر تماچہ مارا اور سختی کے ساتھ جھڑکا۔ اور ان وہابیہ کی طرف اشارہ کر کے بولی: دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ سوئر یا اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنویں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

اس خواب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے رسالہ کی قبولیت پر استدلال کیا والحمدللہ۔

بشارت عظمیٰ

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں، اور ایک فانوس ہاتھ میں ہے، میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں، دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں، اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پرنور مَلجاءِ بیکساں مولائے دل وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سگ بارگاہ[اپنی بارگاہ کے کتے] کے پاس تشریف لائے، اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو، اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار، اللہ روشن کردے گا۔ میں نے پھونکا، وہ نور عظیم پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔







عنقریب آنے والی کتابیں

ماہ رمضان میں کئے جانے والے سارے بیانات اور جدید
فقہی مسائل کا بہترین مجموعہ

بنام

ضیاء البیان در شانِ رمضان

مصنف: مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے آیاتِ قرآن کے اسباب
نزول پر مشتمل کتاب مع عربی متن

بنام

آیاتِ قرآنیہ کے اسباب

مصنف: جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

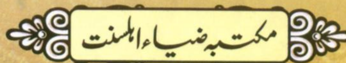
مترجم: مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

فقہی مسائل کے دلائل اور مشکل عبارات کے حل اور
مفتی بہ اقوال کی تصریح سے مزین اور آج تک ہونے
والے ہدایہ اور فقہی حنفی پر اعتراضات کے جواب کے
ساتھ ہدایہ کی شرح

بنام

ضیاء الروایۃ فی شرح الھدایہ

شارح: مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری



سمسانی روڈ بنجر وال مین ملتان روڈ لاہور۔ فون: 0307-7078616/0307-6065241